مریم سمیر

سفرِ ماہ

Downloaded From
Paksociety.com

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

"آنی بوا... سلاد بنا دیا آپ نے...؟" شوکت بیگم نے اندر کچن میں جھانکا۔

"ہاں خیر ہے... سب ہو گیا۔" وہ شیلف صاف کرتے ہوئے بولیں۔

"اور 'انار دانے کی چٹنی' ہری مرچی ڈال کر بنائی ہے نا... آپ کو پتا ہے نا' مروہ کو بہت پسند ہے۔" فریج کھول کر پھر بھی ایک بار اپنا اطمینان ضرور کر لیا۔ آنی بوا ہنس دیں۔

"ہاں ہاں... بھو' سب ہو گیا۔ میرے ہاتھوں کی پلی بڑھی بچیاں ہیں سب کی پسند ناپسند ازبر ہے مجھے۔" آنی بوا مسکرا دیں۔

"ہاں... وہ تو ہے پر پچھلی بار جو ہوا' مجھے بس ٹینشن سی ہے کوئی کمی نہ رہ جائے' آپ کے سامنے کی ہی بات ہے اسامہ نے کچھ بھی نہیں کھایا تھا۔" شوکت بیگم کے لہجے میں آج بھی اس بات کا تاسف تھا۔

"کوئی بات نہیں' نئے رشتے' نئے لوگ ملیں تو انہیں سمجھنے میں تھوڑا وقت تو لگتا ہے۔" آنی نے ان کا حوصلہ بڑھایا۔

"ہاں... لیکن..."

"جو ہوا... بس جانے دو... تم جھٹ پٹ میٹھے پر بادام پستہ لگا دو... میں تو چٹنی بنانے میں تھک گئی۔" وہ سہارا لے کر کرسی پر بیٹھ گئیں۔

"آنی... مجھے بالکل اچھا نہیں لگتا... آپ کا اس طرح کام کرنا... پھر بھی کتنا کچھ کر دیا آپ نے..." شوکت بیگم ان کے لیے گلاس میں پانی ڈالنے لگیں۔

"کیا کرتی ہوں میں؟ صفا کے امتحان نہ ہوتے تو اس نے سب ہی کچھ خود کرنا تھا۔ اتنا سارا کام تم اکیلے کیسے کرپاتیں۔" آنی بوا نے کہا۔

"اچھا چلیں... اندر چل کر بیٹھیں۔ میں میٹھا فریج میں رکھ کر آتی ہوں۔"

"اسماء آجاتی تو اچھا تھا' پر بیٹیاں بھی اپنے گھر کی ہو جائیں تو' اگلے کی مرضی سے ہی آتی ہیں۔" شوکت بیگم کچھ نہیں بولیں۔

"میں تو کہتی ہوں... صفا سے پہلے... تنویر کی دلہن

مکمل ناول

Downloaded From
Paksociety.com
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

لے آؤ' کچھ تمہیں سہولت ہو جائے گی۔" آنی بوا نے دھیمے لہجے میں کہا۔

"آج کل کی لڑکیاں... کہاں یہ سب کرتی ہیں آنی بوا' مجھے تو یہ باتیں بھی اب بے کار لگتی ہیں۔ اب مروہ کو ہی دیکھ لیں۔" ان کے لہجے میں ہلکی سی فکر مندی کی جھلک تھی۔ آنی بوا نے بغور انہیں دیکھا۔

"اور صفا' کیسے کھینچ کھانچ کر کچن میں لانا پڑتا ہے۔" وہ کچھ وقفے سے بولیں... تو آنی بوا ہنس دیں۔

"تم دل بہت جلدی چھوٹا کر لیتی ہو' بچی ہے وہ... اور مروہ... ابھی شادی ہوئے دن ہی کتنے ہوئے پھر بھی کتنی جلدی ان کے رنگ میں رنگ گئی۔" آنی بوا نے انہیں دلاسہ دیا۔

"اتنے کچے رنگ تھے میرے آنی بوا!" وہ ایک لحظے کو ہاتھ روک کر بولیں... ایک دم تو آنی بوا بھی کچھ نہیں بولیں... اور جب بولنے کی لیے لب کھولے... تو ساتھ ہی تنویر اندر داخل ہوا۔

"کیا بات ہے؟ آج تو پورا گھر... ماں کے بنائے کھانوں کی خوشبو سے مہک رہا ہے۔" اس نے کھینچ کر لمبا سانس لیا۔

"اور تمہاری ماں پھر بھی بے چین ہے کہ کوئی کمی نہ رہ جائے' جوائی راجا کی ضیافت میں۔" آنی بوا نے کہا۔

"یہ ڈر تو پتا نہیں کب تک رہے گا۔ اتنے مہمان جو ہیں ہمارے بہنوئی' بالکل ہائی فائی..." وہ اک انداز سے ناک چڑھا کر بولا کہ نہ چاہتے ہوئے بھی شوکت بیگم کی ہنسی نکل گئی۔

"شکر ہے... آپ ہنس تو لیں... یہ حساب کتاب دیکھ لیں... صبح جو دو ہزار آپ نے مجھے دیے تھے نا... اس میں سے یہ پانچ کا نوٹ بچا ہے۔" اس نے ایک رسید کے ساتھ پانچ کا سکہ بڑھا دیا۔

"ہائیں... بوتلیں' آئس کریم اور تھوڑا سا فروٹ... اور دو ہزار لگ گئے۔" شوکت بیگم کا منہ کھلا رہ گیا۔

"نہیں... روغنی نان والے کو بھی پیسے دیے ہیں... اور بیکری کا سامان۔"

"اچھا اچھا بس... چار سموسے... چار پیٹیز میں پیسے پورے کر دیے... حد ہو گئی آنی بوا! آج کی دعوت میں پانچ ہزار خرچ ہو گئے۔" وہ تو دل و جاں سے جل گئیں۔

"بڑے گھر میں بیٹی بیاہی ہے ماں... اس کے سکھ کی خاطر کچھ قیمت... زندگی بھر قسط وار چکانی پڑے گی۔" پتا نہیں وہ طنز تھا یا آگاہی' تنویر تو کہہ کر چلا گیا... اور شوکت بیگم پانچ کا نوٹ ہی دیکھتی رہ گئی۔

☆ ☆ ☆

"شوکت بیگم اور انوار صاحب" ہنستا بستا گھرانہ... جہاں پیسے کی ریل پیل تو نہیں' لیکن اتنی آسانی ضرور تھی کہ انوار صاحب کے چھوٹے سے کاروبار سے زندگی سہل سی گزر رہی تھی... تین بیٹیوں اور ایک بیٹے کے ساتھ' وہ بہت مطمئن زندگی گزار رہے تھے آنی بوا جیسا بزرگ کا سایہ ان کے لیے کسی رحمت سے کم نہیں تھا۔ ان کے ساتھ کوئی خون کا رشتہ نہیں تھا۔ انوار صاحب کی والدہ کی منہ بولی بہن... جو تقسیم ہند میں بچھڑ کر ان سے آملی تھیں... ان ہی کی بیٹی تھیں' ساری زندگی اسی گھر میں بتا دی۔ انوار صاحب انہیں بہن مانتے تھے' وہ ان سے کافی بڑی تھیں... اور انہیں آنی کہہ کر بلاتے تھے۔ شوکت بیگم انہیں "آنی بوا" پکارتیں اور آج تک وہ سب کی بوا آنی ہی رہیں... ان کی موجودگی گھر کے لیے باعث رحمت تھی۔

بڑی دونوں بیٹیوں کی شادی کر کے انوار صاحب کافی حد تک مطمئن ہو گئے تھے'

ان کی بڑی بیٹی اسماء اور چھوٹی بیٹی مروہ... دونوں کی شادی غیروں میں ہی ہوئی تھی۔ بڑی بیٹی کو بیاہے پانچ سال ہو گئے تھے... جبکہ مروہ کو ابھی صرف تین مہینے ہوئے' نئے لوگ' نئے رشتے اور ان کے مزاج کو سمجھنے میں کافی مشکل ہوئی' رشتوں کو نبھانا اور سمجھنا کچھ آسان تو نہیں تھا اور ابھی بھی... اپنے نئے داماد... اور بیٹی کے سسرال والوں کو ہینڈل کرنا مشکل تھا... دونوں بیٹیوں کی شادی اچھے کھاتے پیتے گھرانوں میں ہوئی... جو کم از کم انوار صاحب کے حالات سے

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

مطابقت نہیں کھاتے تھے۔۔۔ بڑے داماد۔۔۔ زیرک تو کافی حد تک ان سے گھل مل گیا۔۔۔ مزاج کا کافی اچھا اور بے تکلف تھا۔۔۔ جبکہ اسامہ کی طبیعت کچھ الگ سی تھی' بہرحال ابھی تو آغاز تھا۔۔۔ وہ اس کے بارے میں کوئی حتمی رائے نہیں دے سکتے تھے۔

اسامہ فطرتاً "پریزرو" رہنے والا لڑکا تھا' دوسروں میں جلدی گھلنا ملنا اسے پسند نہیں تھا' اپنے اصولوں اور عادات میں وہ بہت پکا تھا۔ اس کا زندگی گزارنے کا انداز کافی ہٹ کر تھا۔۔۔ اور اپنی شریک حیات میں بھی یہی سب دیکھنا چاہتا تھا' یہ سب مروہ کے گھر والے۔۔۔ اپنے داماد کے بارے تو سمجھ سکتے تھے۔۔۔ لیکن اپنی بیٹی میں بدلتی ہوئی عادات کو ایک دم قبول کرنا ان کے لیے کافی مشکل تھا۔۔۔ خاص کر شوکت بیگم کے لیے۔ "یہ ان کی ہی تربیت تھی کہ جس گھر اور جس ماحول میں جاؤ وہاں کے مطابق رچ بس جاؤ' لیکن بعض اوقات کچھ تبدیلیاں مزاج کے ساتھ میل نہیں کھاتیں اور محسوس ہوتی ہیں۔

اسامہ کی خاموش طبع فطرت انہیں اچھی لگی تھی' مگر یہ کیا کہ ان کی ہنستی کھیلتی باتونی سی مروہ بھی اسامہ کے ساتھ بیٹھے اپنے ماں باپ اور گھر والوں کے ساتھ ایسا برتاؤ کر رہی تھی جیسے پہلی بار مل رہی ہو۔۔۔ کھانے میں احتیاط' باتوں میں احتیاط' ہنسنے میں احتیاط۔۔۔ اور تو اور شادی کے بعد پہلی بار میکے میں ہونے والی دعوت میں اپنے پسندیدہ کھانوں کو اس نے چھوا تک نہیں۔

شوکت بیگم پریشان ہو گئیں۔ وہ ایک دم' چند دنوں میں اتنا کیسے بدل سکتی ہے؟ کہیں۔۔۔؟ وہ اسامہ کے ساتھ خوش تو ہے؟ کیسے کیسے خیال ان کے دماغ میں آنے لگے' اپنے اس خدشے کا اظہار انہوں نے آنی بوا سے بھی کر دیا' انہوں نے بھی دنیا دیکھی تھی۔ شوکت بیگم کے اس خیال کو رد کر دیا۔

"شوکت بیگم۔۔۔ وہ دونوں خوش ہیں۔ ایک دوسرے کی خوشی کے لیے میاں بیوی میں سے کسی ایک کو بدلنا ہی پڑتا ہے۔۔۔ اور یہ قربانی عورت کے حصے میں ہی آتی ہے۔" آنی بوا نے بڑے مدلل اور ٹھوس لہجے میں کہا۔

"ہماری مروہ بہت سمجھ دار ہے' اب اتنا تو ہم بھی سمجھ گئے ہیں کہ اسامہ بہت سلجھا ہوا اور نیک سیرت لڑکا ہے' اچھی بات ہے' وہ جیسا چاہتا ہے۔ مروہ ویسی ہی ہو گئی۔" انہوں نے مزید رسانیت سے کہا۔

"پر آنی بوا۔۔۔ یہاں اس نے زندگی کا ایک حصہ گزارا ہے' مجھے اس کے بدلے ہوئے اطوار بہت عجیب لگتے ہیں۔" وہ ماں تھی' کسی پل چین نہیں آتا۔

"ماں کا سکھ سکون اسی میں ہے کہ اس کی بیٹی اپنے گھر میں خوش رہے اور تمہارے لیے اتنا ہی کافی ہونا چاہیے۔۔۔" آنی بوا نے حتمی انداز میں کہا اور اس بات کے لیے شوکت بیگم کو قائل ہونا ہی پڑا۔

☆ ☆ ☆

مروہ کی نند سنگاپور سے آئی تھی۔۔۔ شادی کے بعد وہ پہلی بار آئی تو مروہ نے فون کر کے کہا کہ اسے کھانے پر بلائیں' بس اسی سلسلے میں یہ تیاری ہوئی تھی۔ مروہ نے فون پر سمجھا دیا تھا کہ کھانا بہت ہلکے مسالے والا ہونا چاہیے۔۔۔ وہ تو چاہتی تھی کہ بازار سے ہی آرڈر کر دیا جائے۔ مگر آٹھ نو افراد کا کھانا باہر سے منگواتے تو دس ہزار سے کم کیا خرچ ہوتا' شوکت بیگم کے لیے سمجھداری اسی میں تھی کہ وہ گھر میں ہی سب کچھ پکا لیتیں' انہوں نے ویسی کھانوں کو ہی "ولایتی" طریقے سے پکایا' جو ان کی بیٹی کے سسرال والوں کو پسند آجائے' مروہ اور اسامہ پہلے ہی آگئے۔ "ماں کھانے میں مرچیں تو کم رکھی ہیں نا' اور۔۔۔ ویجیٹیبل رائس میں اسپرنگ انین (sorubg onion) ہی یوز کرنا تھا۔۔۔ آنی نازی کو وہ بہت پسند ہے۔" مروہ نے پہلے آکر کھانے کا جائزہ لیا' پتا نہیں کیوں لیکن شوکت بیگم کو دل میں یہ بات بری محسوس ہو رہی تھی۔

"عجیب لڑکیاں ہو تم۔۔۔ مشکل میں ڈال دیتی ہو؟" وہ قدرے خفگی سے بولیں۔

"اوہ میری پیاری ماں۔۔۔ میں تو بس اس لیے کہہ

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

رہی تھی کہ کسی کو آپ کے بنائے کھانے پر انگلی اٹھانے کا موقع نہ ملے۔۔۔ اور میں نے دیکھا ہے نازی آپی بہت نک چڑھی ہیں۔" وہ آہستگی سے بولی مگر پھر بھی اندر داخل ہوتی اسماء نے سن لیا۔

"خیر نک چڑھا تو تمہارا سارے کا سارا ہی سسرال ہے۔" وہ ہنس کر بولی تو دونوں بہنیں گلے لگ کر ہنس دیں۔ "کیا زیرک بھی آئے ہیں؟" شوکت نے بیٹی کو گلے لگا کر پوچھا۔

"ہاں۔۔۔ اسامہ کے پاس بیٹھے ہیں؟ کیا بنایا کھانے میں۔۔۔" اس نے ایک دیگچی کا ڈھکن اٹھایا "ہم، ہم وہ جیٹیبل رائس۔" اس نے دوسرا ڈھکن اٹھایا۔

"چکن چاؤ من، دیگچی کباب۔" اس نے باری باری سب کھانوں کا جائزہ لیا "بہت زبردست مینو ہے۔۔۔ سب آپ نے بنایا امی۔" اس نے حیرانی سے ماں کو دیکھا۔

"اور نہیں تو کیا؟ صفا کے امتحان تھے۔۔۔ میں نے امی کو فون پر گائیڈ کیا۔۔۔ یہ چکن چاؤ من تو امی نے پہلی بار بنایا ہے۔ ایکچولی نازی آپی کے بچوں کو بہت پسند ہے۔" مروہ نے خوش ہو کر بتایا، اس نے ایک کانٹا (Fork) اٹھایا اور دیگچی میں ہی سے چکھا "یمی۔۔۔ بہت مزے کا بنا ہے امی۔" اسماء نے بھی ٹیسٹ کیا۔

"ہاں بنا تو مزے کا ہے۔۔۔ لیکن زیرک کو ایسے کھانے نہیں پسند۔" اسماء نے کہا۔ شوکت بیگم کا چہرہ مرجھا گیا۔

"تم لوگ اچانک آئے۔۔۔ بتا دیتیں تو میں کچھ اور بنا دیتی۔" شوکت بیگم نے کہا۔

"کوئی مسئلہ نہیں۔۔۔ تنویر کو بھیج کر بروسٹ منگوالیں، ساتھ یہ دیگچی کباب ہیں ناں۔۔۔" وہ دیگچی کا ڈھکن اٹھاتے ہوئے بولی۔ شوکت بیگم ہونق ہی رہ گئیں۔

"ابھی۔۔۔"

"ہاں۔۔۔ وہ کہیں گے کچھ نہیں مگر ٹھیک سے کھانا نہیں کھائیں گے۔۔۔ اور سچی، صبح سے انہوں نے کچھ نہیں کھایا۔ امی تو ابھی آنے تک کہتی رہیں مگر۔۔۔ گھر میں ان کی پسند کا کھانا نہیں بنا تھا۔ نکلے تو آؤٹنگ کے لیے تھے پھر سوچا کہ آپ سے بھی ملتی جاؤں۔۔۔ مل کر کھانا بھی کھالیں۔" وہ اپنی ہی دھن میں بولتی جا رہی تھی۔

"ارے اسماء آپی۔۔۔ آج زیرک بھائی کو یہ کھانا کھلا کر دیکھیں۔۔۔ کچھ نیا ہو جائے گا اور پھر بنایا بھی تو ہماری ماں نے ہے۔۔۔ پسند تو ضرور آئے گا۔" مروہ نے امی کا چہرہ دیکھا تو یونہی کچھ محسوس کر کے بولی۔

"ہاں۔۔۔ ٹھیک کہہ رہی ہے، بروسٹ وروسٹ چھوڑو۔۔۔ اور کھانا لگاؤ۔۔۔ میز پر۔" شوکت بیگم نے فوراً کہا، مروہ برتن نکالنے لگی۔

"یہ، صفا کہاں ہے نظر نہیں آ رہی۔" بالآخر صفا کو یاد کر ہی لیا گیا۔

"وہ کمرے میں ہے، دو پیپر ہیں اس کے کل، صبح سے پڑھنے میں لگی ہے۔۔۔" امی نے بتایا۔

"کچھ دیر کے لیے آجائے باہر، سب آئے ہیں۔ اچھا نہیں لگتا اور آپ صبح سے اکیلی ہی کام میں لگی ہیں، مجھے بلا لیا ہوتا۔۔۔ بتایا تک نہیں کہ مروہ کا سسرال بھی آ رہا ہے۔" اسماء قدرے ناراضی سے بولی۔

"میں نے سوچا، تم کہاں بچے کے ساتھ کام کرو گی، ویسے بھی تمہارے سسرال کا کام کم ہے کیا۔۔۔ مروہ جاؤ، بلا لاؤ صفا کو۔ کچھ دیر بیٹھ جائے اور کھانا بھی کھالے۔۔۔" ماں نے کہا۔

"ہاں۔۔۔ ویسے بھی میں بھی ساتھ کام میں لگی رہی تو اسامہ برا مان جائیں گے۔" مروہ نے کہا اور کچن سے نکل گئی۔ شوکت بیگم کو شک ہوا کہ شاید انہیں سننے میں غلطی ہوئی ہے۔ انہوں نے اسماء کی طرف دیکھا۔

"ٹھیک ہی تو کہہ رہی ہے انسان سسرال میں بھی کام کرتا رہے اور میکے میں بھی۔۔۔ آپ بھی تو ایک کام والی نہیں رکھتیں۔۔۔ خود بھی تھک جاتی ہیں۔۔۔ اور آنی بوا بھی چھوٹے موٹے کام میں الجھی رہتی ہیں۔۔۔" اسماء بلا تامل جو منہ میں آیا کہتی گئی۔ اور ساتھ ساتھ

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

برتن نکال کر شیلف پر رکھنے لگی۔
"آپ جائیں... اندر جا کر بیٹھیں... آنی بوا تو بور کر رہی ہوں گی۔" اس کا موڈ خراب تھا۔
"رہنے دو تم... میں خود کر لوں گی... جاؤ بیٹھو جا کر۔" شوکت کو غصہ آنے لگا۔
"امی... برا ماننے والی کیا بات ہے... نوکرانی رکھنا کوئی فیشن نہیں... اس گھر کی ضرورت ہے... اور اگر نہیں رکھ سکتیں تو تنویر کی شادی کر دیں' کم از کم ہمارے آنے پر ہمیں خود تو کام نہیں کرنا پڑے گا۔" اسماء نے کہا اور برتن اٹھا کر اندر لے گئی۔ شوکت بیگم بے یقینی سے بیٹی کو دیکھتی رہ گئیں۔

☆ ☆ ☆

"السلام علیکم آنی بوا!" صفا گلاس ڈور کھول کر اندر آئی۔ آنی بوا اپنا پاندان کھولے بیٹھی تھیں۔
"وعلیکم السلام... آ گئیں؟ کیسے ہوئے پرچے؟"
"اچھے ہو گئے۔" وہ بہت تھکی ہوئی لگ رہی تھی۔
"امی کہاں ہے؟"
"صبح سے طبیعت خراب ہے' ابھی لیٹی ہے..." آنی بوا نے بتایا۔
"کیا ہوا امی کو... ڈاکٹر کے پاس چلی جاتیں۔" وہ فکر مندی سے اٹھی۔
"تم جانتی ہو نا اپنی ماں کو... سب کے لیے سب کچھ کرتی ہے... اپنی اس کو فکر نہیں' کہتی ہے' سو جاؤں گی تو طبیعت ٹھیک ہو جائے گی... تھک بھی تو جاتی ہے۔" آنی بوا نے رسانیت سے کہا۔ صفا نے شوکت بیگم کے کمرے کا دروازہ کھول کر دیکھا اور انہیں سوتا دیکھ کر واپس پلٹ آئی۔
"تم کپڑے بدل آؤ۔ میں کھانا نکالتی ہوں۔"
"نہیں مجھے بھوک نہیں... کالج میں سینڈوچ کھایا تھا... ابھی کچھ دل نہیں چاہ رہا۔" وہ کہہ کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔
کچھ دیر بعد صفا واپس آئی... تو آنی بوا بھی بیٹھی اونگھ رہی تھیں... وہ ٹی وی آن کرنے کا سوچ رہی رہی

ماہنامہ کرن

مارچ 2016 کا شمارہ "سالگرہ نمبر" شائع ہو گیا

- "کھولے پنکھ یادوں نے" کرن کی سالگرہ کے موقع پر مصنفین سے سروے،
- اداکارہ "ثنا جاوید" سے شاہین رشید کی ملاقات،
- "آواز کی دنیا سے" اس ماہ مہمان ہیں "آصف الیاس"
- اداکار "اظفر رحمٰن" کہتے ہیں "میری بھی سنیے"
- اس ماہ "مشعل فیاض" کے "مقابل ہے آئینہ"
- "من مورکھ کی بات نہ مانو" آسیہ مرزا کا نیا سلسلے وار ناول،
- "رانجھن" حنا یاسر ریاض کا سلسلے وار ناول،
- "دل ٹوٹ کے ہارا تھا" نایاب جیلانی کا مکمل ناول،
- "دل ہی تو ہے" نادیہ احمد کا مکمل ناول،
- "شاید" فائزہ افتخار کا دلکش ناولٹ،
- "مرجینا" نفیسہ سعید کا ناولٹ،
- "تم بن" مصباح علی کا ناولٹ،
- "پایا جو تجھے" فرحت شوکت کا ناولٹ،
- راشدہ رفعت، صدف آصف، امت العزیز اور دیا شیرازی کے افسانے اور مستقل سلسلے

اس شمارے کے ساتھ کرن کتاب

"گھر میں بیکری"

کرن کے شمارے کے ساتھ تحفتاً پیش خدمت ہے

READING Section

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

تھی کہ فون کی بیل ہوئی۔ اس نے ریسیور اٹھایا تو دوسری طرف اسماء آپی تھیں۔۔۔ آنی بوا بھی اس کی طرف متوجہ ہو گئیں۔ چند منٹ بعد صفا نے فون رکھ دیا۔

"کیا کہہ رہی تھی۔۔۔"

"ٹیلر کو کپڑے بھجوانے ہیں۔" اپنے دیور سے بھجوائیں گی۔" صفا نے بتایا اور ٹی وی آن کر کے بیٹھ گئی۔

"لو بھلا۔۔۔ اب وہاں کوئی درزی نہیں بچا۔" آنی بوا بڑبڑائیں۔

"میں کہوں گی تو برا لگ جائے گا۔۔۔ اپنی ماں کی طبیعت ہی دیکھ لیں۔۔۔ اب دیکھ لینا۔۔۔ سب کپڑوں کی سلائی بھی ماں کی جیب سے جائے گی۔۔۔" آنی بوا بولیں۔ صفا چپ چاپ چینلز بدلتی رہی۔

"کل کی دعوت پر چھ ہزار لگ گئے اور داماد نے پھر بھی کھانا ڈھنگ سے نہیں کھایا' زیرک ایسا نہیں تھا' یہ اسماء اسے سر۔۔۔"

"آنی بوا۔۔۔ چھوڑیں نا اس بات کو۔۔۔" صفا جھلا کر بولی۔

"لو۔۔۔" آنی بوا نے بھنویں چڑھا کر اسے دیکھا۔

"کیوں چھوڑ دوں۔۔۔؟ بیٹیوں سے بڑھ کر ہے میرے لیے شوکت بیگم اور۔۔۔ تمہارا باپ۔" احساس نام کی بھی کوئی چیز ہوتی ہے' اب یہ تھوڑی نا کہ شوہر کی جی حضوری میں باقی ہر رشتہ بالائے طاق رکھ دیا جائے۔۔۔ کتنا دل برا ہوا تمہاری ماں کا۔۔۔ پاس ہو تم۔ اندازہ تو ہو گا تمہیں بھی۔۔۔ ایک بیٹی داماد کو خوش کرتے کرتے۔۔۔ دوسری خوامخواہ ناراض ہو گئی۔۔۔ اتنی نعمتیں گھر میں موجود تھیں۔ ایک موئے بروسٹ کے نہ آنے سے کیا فرق پڑ جاتا ہے۔۔۔ اپنے گھر کیا ہر روز باہر سے بروسٹ منگواتے ہیں؟" آنی بوا تو بھری بیٹھی تھیں۔ بولنے پر آئیں تو چپ نہیں ہوئیں۔

"اسماء آپی ناراض ہوئیں تو ابھی فون تھوڑا کرتیں؟ اور ویسے بھی سنبھال لیا ہو گا انہوں نے۔۔۔ زیرک بھائی سمجھ دار ہیں۔۔۔" صفا نے بات ختم کرنے کی کوشش کی۔ "اور دیکھو ماں سے کہتی ہیں کام والی رکھ لو۔۔۔" آنی بوا نے ایک اور بات نکال لی۔

"تو غلط کیا ہے اس میں۔۔۔ اپنی طبیعت بھی تو دیکھیں نا' اب کل میں نے ہیلپ نہیں کی تو سارا کام خود کرنا پڑا۔۔۔ آج طبیعت خراب ہے' مجبوری ہے' اتنی بار تو میں کہہ چکی ہوں۔" صفا بھی اس بات پر قائل نظر آئی۔

"آج کل نوکرانیاں ملتی کہاں ہیں' کوئی بھروسے اعتماد والی کام والی نہیں بچی۔۔۔ مل جائیں تو ہزار نخرے۔۔۔ اور منہ مانگے دام' اب مہنگائی کے اس دور میں کون پانچ پانچ ہزار دے۔" آنی بوا قدرے برا مان کر بولیں۔

"پانچ ہزار دینے کون کہہ رہا ہے آنی بوا۔" اسے اکتاہٹ سی ہوئی۔ اس سے پہلے کہ آنی بوا کچھ اور کہتیں شوکت بیگم کمرے سے نکل آئیں۔

"لو آ گئی تمہاری ماں۔۔۔ اب کرو بحث' میری تو نماز کا وقت ہو گیا ہے۔" آنی بوا ناراض سی جانے لگیں۔

"کیا ہوا آنی بوا۔۔۔؟" شوکت بیگم نے باری باری دونوں کو دیکھا۔

"کچھ نہیں۔۔۔" وہ چلی گئیں۔

"کیا کہا تم نے ان سے۔۔۔ وہ کیوں ناراض ہو گئیں؟" شوکت بیگم صفا کی طرف متوجہ ہوئیں۔

"کچھ بھی نہیں۔۔۔ میں ذرا سی دیر سونے جا رہی ہوں۔" وہ بھی چلی گئی۔

☆ ☆ ☆

انوار صاحب کے مشورے سے تنویر کے لیے رشتہ دیکھنے کا کام شروع ہوا۔ گو کہ وہ پہلے صفا کا کرنا چاہتے تھے۔ لیکن وہ ابھی پڑھنا چاہتی تھی۔ حالانکہ راضی تو ابھی تنویر بھی نہیں تھا مگر دونوں بہنوں نے شور مچا رکھا تھا شوکت بیگم کی پہلی نظر اپنے بھائی کی بیٹی علوینہ پر تھی اور اس پر کسی کو بھی اعتراض نہیں ہوا۔ سو فیصلہ یہی ہوا کہ اتوار کے روز جا کر رشتہ کی بات کر لی جائے' لیکن جب اس کا ذکر اسماء اور مروہ سے کیا۔۔۔ تو دونوں کو ہی اعتراض تھا۔

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

"ماں... فیملی سے باہر دیکھیں کوئی لڑکی' علوینہ ہمارے جی بھائی کے ساتھ سوٹ نہیں کرے گی۔" اسماء نے صاف منع کردیا۔

"ایک ہی تو بھائی ہے ہمارا' بھابھی تو دیکھ کر لائیں' ویسے بھی لیزا بھابھی مجھے پسند نہیں۔"

"تمہاری رضامندی نہیں ہے... تو صاف کہہ دو' بھر بھر کے باتیں مت سناؤ۔" آنی بوا نے اسے ٹوکا۔

"گھر کی لڑکی ہے... اور..."

"امی' حسن بھی تو گھر کا ہی لڑکا تھا۔ ہماری مروہ تو انہیں نظر نہیں آئی تھی... اور آپ اچھی طرح جانتی ہیں کہ ہمارے بابا کا ارادہ تھا کہ حسن اور مروہ کا رشتہ ہو جائے۔ تب تو مامی جان نے اپنی بہن کا گھر دیکھا تو ہم کیوں..." اسماء نے ساری اگلی پچھلی باتیں کھول کر رکھ دیں۔

"اچھا... اب یہ سب باتیں مروہ کے سامنے کرنے کی ضرورت نہیں۔" شوکت بیگم نے اسے ٹوکا۔

"تم بھی کیسی ماں ہو شوکت؟ مروہ سے چھپانے کی کیا ضرورت ہے۔ وہ سب ہی تو جانتی ہے... اور تنویر کے لیے علوینہ کا منع کردیا ہے اس نے بھی پر اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ اب اس گھر سے بیٹی آ ہی نہیں سکتی' مروہ ماشاء اللہ اپنے گھر میں خوش باش ہے۔ پھر دل میں ملال کیا رکھنا۔" آنی بوا نے سمجھانے کی کوشش کی۔

"کچھ بھی ہے... ہمیں نہیں پسند یہ رشتہ' دنیا بھری پڑی ہے حسین لڑکیوں سے' باہر نکلیں تو پتا چلے ناں..." اسماء نے کہا۔ شوکت بیگم اسے دیکھ کر رہ گئیں۔

"تابندہ آنٹی کو فون کریں' شہر کی بہترین لڑکیوں کے رشتے ہیں ان کے پاس۔"

"شہر کی بہترین لڑکیاں... کیا یہاں آئیں گی؟ ہمیں اپنے جیسوں میں ہی رشتہ کرنا ہے۔" شوکت بیگم نے کہا۔

"آپ رہنے دیں' میں خود تابندہ آنٹی کو فون کروں گی... اسی ہفتے دو چار لڑکیاں دکھادیں..." اس کی بات پر انی بوا اور شوکت بیگم نے حیران ہو کر اسے دیکھا۔

"دو چار لڑکیاں...؟" آنی بوا نے اپنا سر پکڑ لیا۔

"اچھا... ابھی میں چلتی ہوں... ہنی نے صبح اسکول بھی جانا ہے۔ میں فون کر کے تابندہ آنٹی کا نمبر لے لوں گی... اور آپ بھی ذرا ارد گرد نظر رکھیے گا۔" اس سے پہلے کہ آنی بوا کچھ اور کہتیں وہ پہلے ہی جانے کے لیے اٹھ کھڑی ہوئی۔

☆ ☆ ☆

"آؤ... ارحم میاں... کیسے ہو؟" ارحم اندر داخل ہوا۔

"ٹھیک ہوں آنی بوا' آپ کی دوائیں لایا ہوں۔" ارحم نے ایک شاپر بیگ آنی بوا کے پاس رکھ دیا۔

"جیتے رہو بیٹا' بہت مہربانی۔" آنی بوا نے دعا دی۔

"مہربانی کی کیا بات ہے' اسپتال سے آتے ہوئے لے آیا ہوں۔ کوئی ایکسٹرا کام نہیں تھا اور ہوتا بھی تو میں دل سے ہی کرتا۔" اس نے محبت سے کہا اور پاس ہی بیٹھ گیا۔

"اچھا لائیے... میں آپ کو بتا دیتا ہوں۔"

"مجھے نہیں... شوکت کو سمجھا دو... میں بلاتی ہوں شوکت۔" آنی بوا نے آواز دی۔

"نہانے گئی ہیں امی... کوئی کام..." وہ اپنے کمرے سے نکلی۔ یقیناً" ٹہلتے ہوئے پڑھ رہی تھی۔ صفا اسے دیکھ کر ذرا رکی۔

"السلام علیکم... ڈاکٹر صاحب... کیسے آنا ہوا؟" اسے دیکھ کر وہ اندر تک کھل اٹھی تھی۔

"وعلیکم السلام... میں ٹھیک ٹھاک... تم کیسی ہو؟ اسٹڈیز کیسی چل رہی ہیں۔" ارحم نے اک نگاہ اسے دیکھا اور پھر شاپر سے دوائیاں نکالنے لگا۔

"ٹھیک... آنی بوا کی دوائیں لائے ہیں؟"

"ہاں... ادھر آؤ میں تمہیں سمجھا دیتا ہوں۔ ٹائم پر دے دینا' ایک ہفتے کی ہیں... ختم ہو جائے گی تو میں اور لادوں گا... لیکن پلیز اس کے بعد ایک بار ڈاکٹر کا وزٹ ضرور کیجئے گا..." اس نے آنی بوا کو نصیحت کی۔

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

"آپ بھی تو ڈاکٹر ہی ہیں... وزٹ تو ہر دوسرے دن ہی ہو جاتا ہے۔" وہ اسے چھیڑنے والے انداز میں بولی... ارحم نے اپنی مسکراہٹ چھپانے کی ناکام کوشش کی۔

"اچھا زیادہ مت بولو... پہلے اسے پانی پلاؤ۔ سیدھا اسپتال سے ہی آرہا ہے۔" آنی بوا نے اسے ٹوکا۔

"نہیں... آنی بوا... میں بس چلتا ہوں... گھر جا کر کھانا کھاؤں گا... مما ویٹ کر رہی ہوں گی۔" وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"اب رک جاؤ ذرا... تمہاری ماں بھی نہیں آتی' یہ برابر میں گھر ہے' اور عید کا چاند بنی رہتی ہے۔ آؤں کی کسی روز... خبر لینے تمہاری ماں کی۔" جواباً ارحم مسکرا دیا۔

"جی ضرور... لیکن ابھی میں اجازت چاہوں گا۔" صفا سینے پر ہاتھ باندھے اسے دیکھتی رہی۔

"جاؤ بچے... جیتے رہو' اللہ خوش رکھے... لمبی عمر جیو۔" آنی بوا نے اسے ڈھیروں دعاؤں سے نوازا۔

"دواؤں کے بدلے دعائیں۔" صفا سے چپ نہیں رہا گیا۔ اب کے ارحم کھل کر مسکرایا۔

"سودا مہنگا نہیں۔" اس نے جواب دیا۔

"اللہ حافظ آنی بوا... آنٹی شوکت کو بھی میرا سلام کہئے گا۔" وہ کہہ کر جانے لگا... صفا کے پاس ایک پل کو رکا... دونوں کی نظریں ملیں... صفا کا دل سینے میں اچھلا۔ اس نے نگاہیں چرا لیں۔

"ٹیک کیئر..." ارحم چلا گیا اور اپنا دل سنبھالنے میں اسے کافی وقت لگا۔

☆ ☆ ☆

"مجھے اجازت دیں امی میں آپ سب کی مشکل آسان کر دوں۔" آج پھر سب "انوار منزل" میں اکٹھے تھے' ساتھ ساتھ کھانے کی تیاری بھی چل رہی تھی اسماء کے بچوں نے پاپ کارن اور آئسکریم منگوائی۔ تو صفا سب کو سرو کرنے لگی۔ تب ہی تنویر نے اپنے متعلق رشتے کے بارے میں شروع ہونے والی گفتگو میں حصہ لیا۔ تینوں ماں بیٹیاں اس کی طرف دیکھنے لگیں۔

"پسند کی شادی منع ہے۔ اس کے علاوہ کچھ کہنا ہے تو بولو..." اسماء نے تیزی سے کہا تنویر تھا تو شرارت کے موڈ میں مگر آپی کی بات سن کر ایک پل کو چپ رہ گیا۔

"بھانت بھانت کی لڑکیاں دیکھ دیکھ کر ریجیکٹ کرنے سے تو بہرحال بہتر ہے۔" تنویر نے جواب دیا۔ اسماء اور شوکت بیگم نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

"اچھا... تو واقعی کوئی پسند ہے؟" اسماء نے تیکھے سے لہجے میں پوچھا۔ تنویر نے فوراً جواب نہیں دیا۔

"آپ کو کیوں بتاؤں..." وہ اسے تنگ کرنے کے موڈ میں آگیا۔

"نہ بتاؤ بھیا... پر یاد رکھنا اس پر پسندیدگی کی مہر... میری بھی لگے گی۔ تب ہی وہ اس گھر میں آئے گی۔" اسماء اترا کر بولی۔

"جی... جی... ضرور' کوئی ہے تو بتا دو... دس دن میں دس لڑکیاں دیکھ چکے ہیں۔ اگر تمہاری والی پسند آجائے تو ہو سکتا ہے... یہیں بس ہو جائے۔" صفا نے اسے آئس کریم کی پیالی تھماتے ہوئے کہا۔

"ایکچولی جہاں ان کی تلاش ختم ہو گی۔ وہیں میری پسند شروع ہوتی ہے۔ سولیٹ دیم (them So let) وہ آئس کریم لے کر اپنے کمرے میں جانے لگا۔

"اسی تلاش میں کوئی اور حسینہ مل گئی تو تمہاری والی کا نمبر نہیں آئے گا... یاد رکھنا" صفا پیچھے سے بولی۔

"ول سی۔" (will see)

"سن رہی ہیں اس کی باتیں... یہاں ہم پاگلوں کی طرح لڑکی تلاش کر رہے ہیں۔ اور وہ اپنا ہی چکر چلائے بیٹھا ہے۔" اسماء بڑبڑائی۔

"مذاق کر رہا ہے' میں بات کر لوں گی اس سے۔" شوکت بیگم نے اس کا موڈ ٹھیک کرنے کی کوشش کی۔

"امی... میں سچ کہہ رہی ہوں... اتنا خوار ہوئے

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

کے بعد... اس کی پسند کی لڑکی تو۔ اس گھر میں نہیں آنے دوں گی... حد ہوتی ہے... ہم بھی بیٹیوں والے ہیں... ہمیں کیا پاگل سمجھ رکھا ہے اس نے..." وہ بگڑ کر بولی۔

"اچھا... چھوڑو... تم پاپ کارن کھاؤ۔"

"اور امی... اسے یہ بھی سمجھا دیجئے گا... کہ شریف گھرانوں میں پسند کی شادیاں یونہی نہیں ہو جاتیں... سب کی رضامندی درکار ہوتی ہے' اکیلا تو نہیں رہنا اور نہ ہی ہم دنیاداری اور رسم و رواج سے کٹے ہوئے ہیں۔ بابا زیرک' اسامہ سب کی پسند معنی رکھتی ہے... ایک ہی تو بہو آئے گی اس گھر میں... یونہی کسی کو بھی اٹھا لائیں گے۔" تنویر کی باتیں سن کر تو اسماء کے پاؤں تلے سے لگی تھی۔

"اچھا... اچھا تم ہائپر مت ہو... تمہارے لیے اچھا نہیں ہے' ڈاکٹر کے ہاں گئی تھیں تم؟" شوکت بیگم نے بات بدلی۔

"نہیں... ٹائم ہی نہیں ملا' سوچ رہی تھی کہ مروہ کے ساتھ ہی چلی جاؤں گی' ہفتے کو وہ بھی تو الٹرا ساؤنڈ کے لیے جا رہی ہے۔ میں بھی ڈاکٹر رانیہ سے چیک اپ کروالوں۔" اسماء نے کہا۔ آنی بوا' عصر کی نماز پڑھ کے آ رہی تھیں جب انہوں نے اسماء کی یہ آخری بات سنی اور ساتھ ہی شوکت بیگم کا چہرہ بھی دیکھا۔

☆ ☆ ☆

"ڈاکٹر رانیہ... بہت اچھی اور قابل ڈاکٹر ہے' اتنے مشکل کیس... بہت سہولت سے ہینڈل کرتی ہیں' آپ بلا تامل اس پر بھروسہ کر سکتی ہیں..." اسامہ' شوکت بیگم کو "ڈاکٹر رانیہ" کی خصوصیات گنوا رہا تھا' جب صفا اندر داخل ہوئی' اس کے ہاتھ میں کھیر کی ڈش تھی۔

"امی... میں یہ آنٹی کے ہاں دے کر آتی ہوں۔"

"ہاں... جاؤ اور میرا اسلام بھی کہنا۔" اسامہ بھائی میں بس ابھی آئی' جائیے گا مت..." صفا نے کہا اور چلی گئی۔

"ایکچولی آنٹی ڈاکٹرز تو اور بھی ہوں گے... مگر ہماری فیملی کو صرف ڈاکٹر رانیہ پر ٹرسٹ ہے... اسی لیے میں نے آپ سے کہا۔ کیونکہ فرسٹ ڈلیوری تو مروہ کی یہیں پر ہو گی۔ تو اچھا ہے ڈاکٹر رانیہ ہی اس کا چیک اپ کریں۔" اسامہ نے کہا۔

"تمہیں جیسے اطمینان ہو... ٹھیک ہے۔" شوکت بیگم اس کے علاوہ کیا کہہ سکتی تھیں' آج پہلی بار آنی بوا داماد' ساس کی گفتگو میں نہیں بولیں' مروہ کو بہت الٹیاں ہو رہی تھیں... اور وہ اسے کچھ دن کے لیے میکے چھوڑنے آیا تھا... اور آج ایک بار پھر اسامہ... تفصیل سے' ڈاکٹر رانیہ کی خصوصیات بتا رہا تھا تاکہ وہ اسی کو وزٹ کریں۔

☆ ☆ ☆

"یہ تو بہت اچھی بات ہے کہ دونوں بہنیں ایک ساتھ پریگننٹ ہیں۔" ارحم کی مما' فرحت' صفا سے یہ خوشخبری سن کر خوش ہو گئیں۔

"تیسرا بچہ ہے نا اسماء کا... ماشاء اللہ اور مروہ تو خیر سے فرسٹ ٹائم (کنسیو) Conceive کر رہی ہے... کونسا منتھ چل رہا ہے اس کا۔" انہوں نے صفا سے پوچھا۔

"شاید' تین مہینے ہو گئے ہیں انہیں۔"

"ماشاء اللہ' پہلی بار عموماً لڑکیوں کو پتا نہیں چلتا ذرا معاملات آگے' خیر میں تم سے یہ کیسی باتیں کرنے لگی۔ کل آؤں گی تمہاری طرف..." وہ جانے اور کیا کہنے جا رہی تھیں کہ خود ہی صفا کی "معصومیت" کا خیال کر کے چپ کر گئیں۔

"ہاں... یہ ضرور کہنا کہ ڈاکٹر طیبہ..." "ڈاکٹر رانیہ... آنٹی جی۔" صفا نے اسے اور کچھ کہنے سے پہلے کہا۔

"اسامہ بھائی کی فیملی' ڈاکٹر رانیہ سے چیک اپ کرواتی ہے... تو اس بار وہی۔"

"اچھا... رانیہ ڈاکٹر... ہاں وہ بھی بہت اچھی ہے' ذرا مہنگی ہے۔ اپنے ارحم کے اسپتال کے ایم ایس کی بیوی ہے نا' ہمارے ہاں بھی اکثر آتی جاتی ہے۔

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

پرائیویٹ کلینک رن کرتی ہے۔ پر ارحم بتا رہا تھا ہفتے میں ایک دن اسپتال بھی آتی ہے اور اکثر cases بھی کرتی ہے۔ پرائیویٹ کلینک سے تو سستا ہی پڑ جاتا ہے۔ ورنہ سب جانتے ہیں کہ آدھے گھنٹے کے وزٹ کا دو ہزار سے کم نہیں لیتی۔۔۔ اوپر سے ہے بھی بہت مصروف ڈاکٹر۔۔۔ اپائنٹمنٹ میں بہت مشکل ہوتی ہے۔۔۔" آنٹی فرحت نے اس کے بارے میں ساری تفصیل جاری کی' اتنی انفارمیشن سے وہ بوریت محسوس کرنے لگی۔

"ڈاکٹر صاحب۔ نہیں آئے ابھی۔۔۔"

"السلام علیکم مما۔۔۔" اس کی بات ابھی پوری بھی نہیں ہوئی تھی کہ وہی آواز سنائی دی جسے وہ سننا چاہتی تھی۔

"لو۔ آگیا وعلیکم السلام۔۔۔ لمبی عمر ہے میری جاں کی۔۔۔ ابھی صفا تمہارا ہی ذکر کر رہی تھی۔۔۔" آنٹی فرحت نے خوشی سے بیٹے کو دیکھا۔

"زہے نصیب۔" وہ تھکا ہوا آیا تھا۔۔۔ لیکن سچ یہی تھا کہ صفا کو دیکھ کر وہ ہشاش بشاش ہو گیا تھا۔

"میرے لائق کوئی خدمت۔" وہ صرف اسے چھیڑ رہا تھا کیونکہ "غلط وقت" پر اس کا ذکر کرنا اور اس کا آجانا اسے شرمندہ سا کر رہا تھا۔

"ہاں خدمت تو کرنا پڑے گی' مروہ پریگننٹ ہے۔۔۔ ڈاکٹر رانیہ کی اپائنٹمنٹ لے دو۔" فرحت آنٹی نے گلاس میں پانی ڈال کر بیٹے کو دیا۔

"مبارک ہو۔۔۔" وہ مسکرا دیا۔

"تو۔۔۔ اس لیے میرا انتظار ہو رہا تھا۔" اس نے پانی کا گھونٹ بھرتے ہوئے۔۔۔ صفا کی ہونق بنی شکل کا مزا لیا۔

"جی نہیں۔۔۔ میں تو آنٹی' میں نے۔۔۔" اس کی سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ کیسے صفائی پیش کرے۔۔۔ آنٹی فرحت ہنس دیں۔

"نہیں بچے۔۔۔ وہ تو بس باتوں میں ذکر ہوا۔۔۔ تو میں نے خود ہی تم سے کہہ دیا۔۔۔ میں جانتی ہوں کہ شوکت بیگم پر بہت بوجھ ہے۔۔۔ اور یہ میری بھی تو بیٹیاں ہیں۔۔۔ دس سال کا ساتھ ہے ہمسائیگی کا۔۔۔ اتنا تو حق ہے کہ بنا کہے بھی کچھ کام کر لیں۔" آنٹی فرحت کے لہجے میں صرف محبت اور اپنائیت تھی۔

"میں کل۔۔۔ بات کروں گا۔" اس نے ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کی۔

"اچھا آنٹی میں چلتی ہوں۔۔۔ اسامہ بھائی کو کہہ کر آئی تھی کہ ابھی آتی ہوں۔۔۔ اور یہاں باتوں میں لگ گئی۔"

"یہ بڑی بیماری ہوتی ہے لڑکیوں میں۔۔۔" ارحم نے چھیڑا۔ اس نے صرف دیکھنے پر اکتفا کیا اور خدا حافظ کہہ کر چلی گئی۔

☆ ☆ ☆

"کیا ہو رہا ہے بیگم صاحبہ۔۔۔" شوکت بیگم اپنے کمرے میں بیڈ پر بیٹھی اپنے سامنے کوئی ڈائری کھولے بیٹھی تھیں۔۔۔ جب انور اندر آکر ان کے پاس بیٹھ گئے۔

"کچھ خاص نہیں۔۔۔" ایک گہری سانس لے کر شوکت بیگم نے ڈائری بند کر دی۔ انوار صاحب جھک کر اپنے جوتے اتارنے لگے۔

"تنویر نہیں آیا۔"

"نہیں ابھی کچھ دیر پہلے فون آیا تھا کہ دیر ہو جائے گی۔" شوکت بیگم نے جواب دیا۔

"ہاں نیا کام ہے۔۔۔ محنت بھی لگے گی اور وقت بھی۔" ان کے لہجے میں بیٹے کی طرف سے اطمینان تھا۔

"ابھی کل کی بات ہے۔۔۔ ہمارے چاروں بچے ہمارے ساتھ' ایک ساتھ' ایک گھر میں' چھوٹی چھوٹی خوشیاں بانٹتے تھے اور اب' زندگی کس برق رفتاری سے پہلو بدل گئی الحمد اللہ' بچیاں اپنے گھروں کی ہو گئیں۔ بیٹا بر سر روزگار ہو گیا۔ اس کی شادی ہو جائے' صفا اپنے گھر کی ہو جائے تو ہماری بھی زندگی میں بھاگ دوڑ ذرا تھم جائے۔ سچی میں شوکت بیگم' بہت تھک سا گیا ہوں میں۔" ان کے لہجے کی روانی میں کہیں پہ

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

تھکن نظر آنے لگی' شوکت بیگم نے پرسوچ نگاہوں سے شوہر کو دیکھا۔

"پتا نہیں کیوں۔۔۔ مگر وہ اس ہاں میں ہاں نہیں ملا سکیں۔۔۔ کیونکہ شاید وہ اچھی طرح سے جانتی تھیں کہ اولاد کو بیاہ دینے کے بعد بھی ان کی تھکن ختم نہیں ہونے والی۔ بھاگ دوڑ میں کمی تو دور' اس کی سختی ہی شاید سہار نہ سکیں۔

"کیا سوچنے لگیں۔ یہ آپ کیا حساب کتاب کھولے بیٹھی ہیں۔۔۔"

"کچھ خاص نہیں۔۔۔ اس مہینے کچھ زیادہ خرچہ ہوگیا۔۔۔ وہی دیکھ رہی تھی۔" شوکت بیگم نے بتایا۔ انوار صاحب کچھ نہیں بولے۔ بیڈ کراؤن کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گئے۔

"چند دن تک۔۔۔ ایک کلائنٹ سے رقم ملنے والی ہے' میں کچھ پیسے دے دوں گا۔۔۔" تھوڑی آسانی ہو جائے گی۔" انوار صاحب کچھ وقفے کے بعد بولے مگر اس بار شوکت بیگم نے کچھ نہیں کہا۔

"میں چائے بنالاؤں؟ پئیں گے۔"

"چائے نہیں کافی کا موڈ ہو رہا ہے اور وہ بھی صفاء کے ہاتھوں کی' برا مت مانیے گا کافی تو مجھے صفا کے ہاتھ کی ہی پسند ہے۔" انوار صاحب ماحول کو بدلنے کے لیے شرارت سے بولے تو شوکت بیگم مسکرا دیں۔

"اچھا میں دیکھتی ہوں۔۔۔ اگر وہ فارغ ہے تو۔۔۔ ورنہ چائے ہی چلے گی۔" شوکت بیگم کہہ کر کمرے سے چلی گئیں۔ انوار صاحب کروٹ بدل کر لیٹ گئے ان کے دماغ میں اس وقت بڑھتے ہوئے اخراجات کی پریشانی چل رہی تھی۔

☆ ☆ ☆

سٹنگ روم میں بیٹھی وہ نوٹس لکھ رہی تھی جب فون کی بیل ہوئی۔ اس نے اٹھ کر فون اپنے پاس رکھا اور ریسیور کان سے لگایا۔

"ہیلو۔۔۔" ارحم! اسپیکنگ۔"

"جی۔۔۔" ارحم کا نام سن کر اس کا دل دھڑک اٹھا۔

"کیسی ہو۔۔۔؟"

"ٹھیک ہوں۔" اس نے ذرا رک کر جواب دیا۔

"اور۔۔۔ باقی سب خیریت سے ہیں۔۔۔؟"

"جی۔۔۔" اس کی اتنی تابعداری سے' وہ فون کی دوسری طرف بلاوجہ ہی مسکرا اٹھا۔

"آپ۔۔۔ مسکرا کیوں رہے ہیں؟" صفا نے ایک لمحے میں ہی کچھ محسوس کرتے پوچھا تو ارحم کی حیرانی یقینی تھی۔

"تمہیں کیسے پتا کہ میں مسکرا رہا ہوں؟" برجستہ جواب آیا۔ اب صفا کو اپنی دھڑکن تواتر سے تیز چلتی محسوس ہوئی' ارحم ہلکے سے ہنس دیا۔

"اٹس اوکے۔۔۔ میں اب اور تنگ نہیں کروں گا' مروہ کے لیے ڈاکٹر رانیہ کی اپائنٹمنٹ لے لی ہے۔۔۔ نیکسٹ سٹرڈے۔۔۔ At-8:40۔۔۔" ارحم نے بتایا۔

"تھینک یو۔۔۔" میں ابھی فون کر کے اسے بتا دیتی ہوں۔۔۔ اسامہ بھائی کو تو تین ہفتے بعد کی مل رہی تھی' اچھا ہے پہلے چیک اپ ہو جائے' وہ بہت کانشیس ہو رہی ہے اپنی طبیعت کو لے کر۔" صفا نے کہا۔

"جی۔۔۔ فرسٹ پریگننسی میں تو ایسی صورت حال سے دوچار ہونا بہت عام ہے۔۔۔ خیر یہ باتیں فی الوقت ڈسکس کرنے کی نہیں۔" ارحم نے کہا۔

"جی۔۔۔ تھینک یو۔ آپ نے ٹائم نکالا۔"

"بہت فارمل ہو رہی ہو۔۔۔؟ خیر ابھی مجھے ایک پیشنٹ کو دیکھنا ہے۔۔۔ پھر بات کروں گا۔" وہ کوئی بات کرنے جا رہا تھا۔ لیکن ایک کال پر اسے فون بند کرنا پڑا۔" صفا کچھ دیر یونہی بیٹھی رہی۔۔۔ پھر واپس سٹنگ روم میں آگئی۔ اس کی توجہ اپنے نوٹس کی طرف سے ہٹ گئی' دل کی دھڑکنیں جو معمول سے ہٹ گئی تھیں اپنی رفتار پر آنے لگیں۔ اپنے دل میں جنم لیتے احساسات جنہیں وہ کوئی نام نہیں دے پا رہی تھی۔۔۔ یا پھر دینا نہیں چاہتی تھی۔ یہ سچائی کہ وہ ارحم۔۔۔ ڈاکٹر ارحم عزیز کو بہت سوچنے لگی ہے۔ اس کی آمد' آواز' احساس۔۔۔ سب کچھ اس کے لیے معنی رکھتا ہے وہ

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

اسے پسند کرنے لگی ہے۔ یہ احساس... اس کے لیے حیران کن نہ سہی پر "بے بس" سا ضرور تھا۔ وہ اس کی بے اعتنائی سہ نہیں پا رہی تھی۔ تب ہی ایک بار پھر اپنے آنسوؤں کے سامنے ہار گئی۔

☆ ☆ ☆

"دیکھو بی بی... ہمارے گھر کام کچھ زیادہ نہیں ہوتا ہے... کھانا پکانا خود ہی کریں گے' بس جھاڑ پھیر... اور کپڑوں کی دھلائی... اور استری کرنا... ہم ایک ہزار سے زیادہ نہیں دیں گے۔" آنی بوا نے اسماء کی طرف سے بھجوائی گئی کام والی سے معاملات طے کرنے شروع کیے۔

"اے لو... اماں' ایک ہزار تو کوڑا اٹھانے والے نہیں لیتے اب..." وہ تنک کر بولی۔ آنی بوا کا پارہ چڑھنے لگا۔

"بات سنو لڑکی' زبان مت لڑاؤ میرے ساتھ... بس ایک ہزار سے زیادہ نہیں دیں گے... کرنا ہے تو کرو... ورنہ۔"

"آنی بوا... کیا ہوا۔" شوکت بیگم اسماء سے فون پر بات کرنے گئیں تو یہاں آنی بوا گرم ہو رہی تھیں۔

"دیکھو تو... ایک ہزار پر ناک بھوں چڑھا رہی ہے۔" آنی بوا جلے کٹے لہجے میں بولیں۔ شوکت بیگم یکدم ٹینس ہو گئیں۔ بیٹی کے سسرال سے بھیجی گئی ملازمہ... یونہی تو بحث مباحثہ نہیں ہوگا۔

"آپ چپ ہو جائیں آنی بوا... میں بات کرتی ہوں... کیا نام بتایا تھا تم نے؟" شوکت بیگم آنی بوا کو چپ ہونے کا کہہ کر اس کی طرف متوجہ ہوئیں۔

"رجیہ... (رضیہ)" اس نے اپنا نام بتایا۔

"بی بی... میں دو اور بھی گھروں میں کام کرتی ہوں صرف برتن اور کپڑے دھونے کا پندرہ سو لیتی ہوں' ایک سارے گھر کا کام مجھ اکیلی کے ذمے ہے' ساڑھے تین ہزار' اور بھرے پورے گھروں میں تو میں خود بھی کام نہیں کرتی' قسم خدا کی... آپ کے ساتھ کوئی جھوٹ نہیں... اسماء بی بی کے گھر میری بھابھی کام کرتی ہے اسی کے کہنے پر یہ کام کرنے کو راضی ہوئی' بندے زیادہ ہوں یا نہیں... کام تو کام ہوتا ہے' مجھے تو اسماء بی بی نے کہا تھا' سارا ہی کام کرنا ہے' بس کھانا پکانا نہیں ہوگا... میں نے ان کو بھی پانچ ہزار ہی بولا تھا..." اس کی باتیں سن کر تو شوکت بیگم کا منہ ہی کھلا رہ گیا۔ آنی بوا تو سر پیٹنے لگیں۔

"ہائیں... پانچ ہزار... منہ بھر کے بول بول دیا' پانچ ہزار... ایسے ہی کمائے جاتے ہیں پانچ ہزار... اتنا کماتی ہو تو اپنا کاروبار شروع کر دو... یعنی حد ہوتی ہے..." وہ ہتھے سے اکھڑ گئیں۔

"آنی بوا... آنی بوا... آپ چپ رہیے۔ میں بات کرتی ہوں نا۔" شوکت بیگم تو خود ہکا بکا تھیں۔ انہیں اسماء پر غصہ آ رہا تھا۔

"دیکھو رضیہ... مجھے صرف کپڑے دھونے اور صفائی ستھرائی کے لیے ضرورت ہے۔ ایک ہزار بہت ہے... تمہیں اسماء نے بھیجا ہے تو چلو... بارہ سو... اس سے زیادہ نہیں۔" شوکت بیگم نے کہا۔

"بارہ سو...؟" وہ سوچنے لگی۔ "نہیں بی بی... اتنی دور سے آؤں گی' بارہ سو' وارا نہیں کھاتا... اچھا ایسا کریں پندرہ سو دے دیں' اور کم زیادہ نہیں کروں گی' وہ بھی اسماء بھابھی کے لیے..." رضیہ صاحبہ نے بڑا احسان جتایا' شوکت بیگم نے آنی بوا کی طرف دیکھا' وہ منہ ہی منہ میں کچھ بڑبڑانے لگیں۔

"اچھا ٹھیک ہے... میں اسماء سے بات کر لوں گی۔" فی الحال اسے ٹال کر شوکت بیگم نے نکالا۔

"اس اسماء کو جانے کب عقل آئے گی' سسرال میں چلتی نہیں... اور یہاں اپنے فیصلے چلانے چلی ہے۔" مہنگائی کے اس دور میں بنا سوچے سمجھے بات منہ سے نکال لیتی ہے... ذرا خیال نہیں اسے۔" آنی بوا نے رضیہ کے جانے کے بعد سے بولنا شروع کر دیا۔ سوچ تو شوکت بیگم بھی یہی رہی تھیں مگر کچھ کہہ کر آنی بوا کو مزید ٹینشن دینا نہیں چاہتی تھی۔

☆ ☆ ☆

اور وہی ہوا' جو ہونا ہی تھا' ماں کو سمجھا بجھا کر لاجواب

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

کیا اور رضیہ بی بی کی نوکری پکی کروادی۔
شوکت بیگم کو فارغ بیٹھنے کی عادت کبھی تھی ہی نہیں ... ایک عام عورت کی طرح زندگی گھر گرہستی میں گزار دی ... بے شک وقت کے ساتھ وہ ہمت طاقت نہیں رہی تھی، مگر پھر بھی انہیں یہ اضافی خرچہ ضرورت سے زیادہ مجبوری یا پھر دکھاوا لگ رہا تھا۔
بہرحال رضیہ کے آنے سے ... اور کوئی خوش ہوتا ہو' بیٹیاں بہت مطمئن ہو گئی تھیں ... آفٹر آل ... ملازمہ رکھنا ... ٹرینڈ ہو چکا ہے۔" یہ انوار صاحب کی صاحبزادیوں کے کمنٹ تھے۔
"آپ کو بھی سکھ ... اور آنے والی کو بھی ..." اور وہ آنے والی جانے کب آئے گی۔ تین مہینے ہو گئے لڑکیاں دیکھتے، مگر مجال ہے جو ایک بھی بھائی ہو ... ایک دو "بروکھوے" کے بعد تنویر نے تو صاف منع کر دیا کہ جب ہر طرح سے مطمئن ہو جائیں تب بات کریے گا ... اور اطمینان تو بدقسمتی سے ملنے والا تھا نہیں' مروہ کی تو پہلی پریگننسی تھی۔ وہ زیادہ نہیں جاتی تھی ... جبکہ اسماء اپنی تیسری پریگننسی ... جو اپنا آپ ظاہر کرنے لگی تھی۔ اس کے باوجود وہ ہر تیسرے دن کہیں چائے پر چلی جاتی' اسماء کے سسرال والوں کا تو کہنا تھا کہ اسماء تو بس اپنے میکے میں ہی گھسی رہتی ہے' شاید ان کا گھر اس کے بغیر چل نہیں سکتا ... سچ یہی تھا کہ اسماء نے وہاں کچھ ایسا ہی امپریشن بنا رکھا تھا۔

☆ ☆ ☆

صفا کالج سے آئی ... تو ہال کمرے میں "آنی بوا" اونگھ رہی تھیں وہ ہلکی آہٹ سے چلتے ہوئے اپنے کمرے میں جانا چاہتی تھی' جب آنی بوا نے اسے پکارا

"آ گئیں ... صفا؟"
"جی ..." وہ رک گئی۔ "السلام علیکم آنی بوا! آپ ادھر لیٹی ہیں ... اندر چل کر سوئیے۔"
"نہیں ... یونہی آنکھ لگ گئی ... اس عمر میں دو ہی تو کام ہیں ... کھا لیا' سو لیا' رب کو یاد کر لیا۔" وہ اس کے بڑھے ہوئے ہاتھ کا سہارا لے کر اٹھ بیٹھیں۔
"امی گھر پر نہیں ہیں کیا ...؟"
"برابر میں گئی ہے ... وہ مٹھائی رکھی ہے۔ تم بھی کھاؤ ..." وہ جس انداز سے بولیں ... صفا کو سمجھ نہیں آئی کہ وہ کس "ٹون" میں کہہ رہی ہیں۔
"ہاں' برابر والے ... اور مٹھائی" کا کنکشن ... اس کے سامنے ایسا کونسچن مارک بن گیا' جس کا جواب وہ جاننا نہیں چاہتی تھی ... آنی بوا اپنے موٹے شیشے کی عینک سے اسے دیکھنے لگیں ... اور پھر صفا کے اپنے اندر کوئی ریت کی دیوار سی ڈھے نے لگی۔
"ارحم کا رشتہ طے ہو گیا ہے ... مبارک دینے گئی ہے ..." چھناک سے کچھ ٹوٹا اور اندر ہی کرچیاں بکھر گئیں ... اسے اپنے چہرے کی رعنائی ... مرجھائی ہوئی محسوس ہوئی۔
"آ ... اچھا۔" وہ آنی بوا کے سامنے سے ہٹ گئی ... اس کا کوئی اظہار و خیال کا عشق تو تھا نہیں ... ہاں پسندیدگی کا معیار ... دل کو چھو چکا تھا۔
"میں تو یہی سوچ رہی تھی ... اتنا اچھا لڑکا ..." وہ جانے کیا کہنے جا رہی تھیں کہ اس کا چہرہ دیکھ کر چپ ہو گئیں۔
"اچھی بات ہے ... میں ذرا کپڑے تبدیل (change) کر لوں ..." وہ کہہ کر وہاں سے چلی گئی۔
اپنی فائل اور بیگ بیڈ پر پھینکتے ہوئے وہ خود بھی بیٹھ گئی "ارحم کا رشتہ طے ہو گیا ہے۔" ایک بار پھر یہ جملہ اس کے کانوں میں گونجا ... اور پھر رگ و پے میں گردش کرتا ہوا ... اس کے وجود کو ہلانے لگا "تو ارحم ... ڈاکٹر ارحم' میں کبھی آپ کی نظروں میں تھی ہی نہیں ...؟" پھر کس آس پر وہ ان رستوں کی طرف چل نکلی ... جہاں وہ اکیلی ہی تھی ... جسے ہم سفر سمجھا ... وہ تو فقط اک سایہ نکلا ... ابھی جو اک آنسو نکلا' وہ ہار سے زیادہ پچھتاوے کی کیفیت سے سرشار تھا ... محبت اور پچھتاوے کا سفر ... ایک لمحے میں اس کے دل کی دنیا بدل گیا تھا۔
روٹیاں بنا کر اس نے میز پر رکھیں ... اور خود بھی

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

شوکت بیگم کے برابر بیٹھ گئی۔
"تمہاری طبیعت ٹھیک ہے صفا؟ بہت اترا ہوا لگ رہا ہے تمہارا چہرہ؟" بابا جان نے بغور اس کو دیکھا۔
"جی بابا... بس سر درد ہو رہا تھا' اسی کی وجہ سے طبیعت بوجھل ہو رہی تھی۔"
"جانے تمہارا سر کیوں درد کرتا ہے اتنا... اور طبیعت خراب تھی تو روٹیاں کیوں بنانے لگی..." امی نے اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر حدت محسوس کی۔
"ٹھیک ہوں میں امی۔"
"کچھ کھاتی تو ہے نہیں... اتنی مشکل پڑھائی ہے' اتنی بار میں نے کہا ہے... دودھ اور بادام نہار منہ کھایا کرو... پر آج کل کی لڑکیوں کو جانے کیا ہے۔" آنی بوا بھی شروع ہو گئیں۔
"اوہو... آپ سب میرے ہی اوپر "کتاب لکھنے" بیٹھ گئے... کوئی اور بات کریں نا۔" وہ چڑ کر بولی... تو بابا جان مسکرا دیے۔
"کوئی اور بات کرو... یہ نا ہو... رات کا کھانا بھی سکپ (Skip) کر جائے۔"
"تم کھانا کھاؤ گڑیا... مروہ کی سناؤ... اور یہ تنویر کہاں ہے... کیا سو گیا ہے؟" بابا نے پوچھا۔
"ہاں... وہ بھی تھکا ہوا تھا... کھانا کھائے بنا ہی لیٹ گیا ہے۔" امی نے بتایا۔
"بہنیں' لڑکی ڈھونڈنے نکلی تھیں' چار مہینے ہو گئے۔ شہر بھر کی لڑکیاں دیکھ ڈالیں۔ اب شہر سے باہر کی دیکھنے کی سوچ رہی ہیں... ارحم کو دیکھو... کیا کمی ہے اس میں... بتاؤ ذرا اپنے میاں کو... کونسی بہو پسند کی ہے فرحت نے...؟" آنی بوا پر شکوہ سی بولیں۔
"آنی بوا... جہاں جس کے نصیب ہوں گے وہی ہو گا۔" امی نے جواب دیا۔ صفا کا دل رک سا گیا۔
"اچھا... ارحم کا رشتہ طے ہو گیا...؟" انوار صاحب نے پوچھا۔
"ہاں... لڑکی گریجویٹ ہے... دور کی رشتہ داروں میں سے ہے۔" امی نے بتایا۔ صفا نے حیرانی سے ماں کو دیکھا۔
"اچھا...!" کچھ ایسا ہی انداز انوار صاحب کا تھا۔
"ہاں... حیرت تو مجھے بھی ہوئی تھی... ارحم خود اتنا لائق ڈاکٹر... اور لڑکی گریجویٹ... میں نے تو کہا تھا فرحت بھابھی سے... کہ ہم نے سوچا تھا کہ ارحم کے لیے کوئی ڈاکٹر ہی ڈھونڈیں گی... کہنے لگیں' ارحم گھریلو لڑکی سے شادی کرنا چاہتا تھا... کہتا ہے گھر رہنے والی لڑکی... خود ان کی تنہائی دور کرے گی۔" امی کھانا ڈالتے ہوئے بتا رہی تھیں... صفا کے سر میں شدید درد اٹھ رہا تھا۔
"ایک طرح سے صحیح ہی کہتی ہیں' کوئی ڈاکٹر بیوی لے آتیں... تو ان کی تنہائی تو وہیں رہتی' ارحم بہت سمجھ دار ہے۔" وہ مزید بتانے لگیں صفا نے پانی کا گھونٹ بھرا۔
"تم بھی چل کر مبارک باد دے آنا... تمہیں بہت یاد کر رہی تھیں... اگلے جمعے منگنی ہے... پھر دو ماہ بعد شادی' کہہ رہی تھیں... صفا سے کہو ایک ہفتے میں ساری شاپنگ کروانی ہے مل کر..." وہ مسکراتے ہوئے بولیں۔ وہ کچھ نہیں بولی' بس سر ہلا دیا۔
"میں کہتی ہوں... آس پاس نظر رکھو... اپنے تنویر کا بھی کچھ سوچو... خوب سے خوب تر کی تلاش میں کچھ نہیں ملنے والا..." آنی بوا نے کہا۔ تو بابا نے تائید میں سر ہلایا۔
"امی... میرے سر میں بہت درد ہے... دوائی کھا کر لیٹوں گی۔ پلیز صبح جلدی جگا دیجیے گا۔" صفا کرسی پیچھے دھکیل کر اٹھی۔
"کچھ کھایا تو ہے نہیں تم نے..." آنی بوا نے اس کی پلیٹ دیکھی... جس میں چاول ویسے کے ویسے پڑے تھے۔
"بس ٹھیک ہے..." وہ کہہ کر چلی گئی۔
"کیا ہوا ہے اسے... کوئی بات ہوئی ہے...؟ بہت الجھی سی لگ رہی ہے صفا..." بابا کو قدرے تشویش ہوئی' پر امی کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔ معاملہ ان کی سمجھ سے باہر تھا' جبکہ آنی بوا کے عمر رسیدہ چہرے پر سوچ کی اک بامعنی سی لکیر ضرور گہری

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

ہو گئی تھی۔

☆ ☆ ☆

"اوہو امی یہ کیا ڈیزائن سلوا دیا آپ نے...؟ اتنا زیادہ کپڑا تھا اور سادی قمیض سلوا دی..." مروہ ایک بہت ہی خوب صورت آکسی شرٹ کو سامنے کھولے بیٹھی تھی۔

"میں نے تو اسے جدید ڈیزائن کا ہی کہا تھا... ناپ بھی دی تھی۔"

"یہ ہلکا سا گلے کا ڈیزائن اور شیپ شرٹ' جدید ڈیزائن ہے؟ میں تو نہیں پہن رہی یہ شرٹ... صفا کو دے دیجئے گا۔ آپ کو پتا بھی ہے کہ اسامہ کو اچھا لگتا ہے کہ میں نت نئے ڈیزائن اور فیشن ایبل کپڑے پہنوں۔" منہ پھلائے بولتے ہوئے اس نے شرٹ ایک طرف پھینک دی۔

"پرسوں تمہیں شادی پر جانا ہے... ابھی پہن لو... پھر۔" امی نے سمجھانا چاہا۔

"رہنے دیں... اتنی اوٹ پٹانگ ڈریسنگ کر کے مجھے تماشہ نہیں بننا... آپ فرحت آنٹی کے ساتھ بازار جا رہی ہیں نا... میں بھی چلتی ہوں' کوئی ریڈی میڈ سوٹ خرید لوں گی..." اس نے جھٹ فیصلہ کیا۔

"یہ ریڈی میڈ کپڑے لینے تم اپنے میاں کے ساتھ ہی جانا... مجھے پچھتاوا نہیں ہے۔ پھر بولو گی آؤٹ آف فیشن ہے۔" امی نے صاف منع کر دیا۔

"مجھے تو پچھتاوا ہے نا... ادھر لبرٹی میں کتنی شاپس ہیں۔ بریزے تو میں کئی بار گئی ہوں۔ پانچ سات ہزار میں بہترین سوٹ آجاتا ہے۔" وہ نخرے سے بولی۔

"پانچ' سات ہزار... رہنے دو... میں افورڈ نہیں کر سکتی۔"

"آپ چلیے تو سہی... میرے پاس بھی کچھ پیسے ہیں... مل ملا کر لے لیں گے۔" مروہ اصرار کرنے لگی۔

"میرے پاس مل ملا کر لینے کو بھی نہیں ہیں... بچوں والی ضد ہے تمہاری مروہ... ایسی تو نہیں تھی تم... جتنا ہے' جو ہے اسی پر اکتفا کرنے والی مروہ... ایسی فضول خرچ ہو گئی۔" امی کو اس کی ضد بہت بری لگی۔ تب ہی اسے احساس دلانے لگیں۔ اس دوران صفا کمرے میں آئی۔

"امی... فرحت آنٹی کا فون آرہا ہے... انتظار کر رہی ہیں آپ کا۔" مروہ کا موڈ امی کے انکار پر آف ہو چکا تھا' جبکہ امی ذہنی طور پر سخت اپ سیٹ ہو گئی تھیں' انہیں نہ تو مروہ کی فضول خرچی اچھی لگ رہی تھیں... اور نہ ہی اپنا اس طرح انکار کرنا... بیٹیوں کو تو ماں سے ہمیشہ ہی آس رہتی ہے... اور مائیں بھی کبھی دریغ نہیں کرتیں' لیکن اس وقت حالات ہی ایسے تھے' شوکت بیگم کے پاس جو آٹھ دس ہزار پڑے تھے اس میں مہینے کے باقی دن کے اخراجات... مروہ کے میڈیکل اور اب ساتھ ہی ارحم کی منگنی کے اخراجات بھی پورے کرنے تھے... برسوں کا ساتھ تھا... یونہی سوکھے منہ ہاتھ تو خوشیاں دی لی نہیں جاتیں... جبکہ مروہ کی پریگننسی میں جو کامپلیکشن تھیں۔ اس وجہ سے مہینے میں دو بار تو ڈاکٹر کا وزٹ ہو ہی جاتا تھا... وہ بھی ان کے خرچے پر۔"

"میری مانو... ابھی یہی پہن لو... برا تو نہیں لگ رہا..." امی نے ایک بار اور کوشش کی۔

"امی... آپ سمجھتی ہی نہیں... اسامہ کی فیملی میں شادی نہیں... فیشن شو ہوتا ہے' یہ جو شرٹ خراب کی ہے اس ٹیلر کے بچے نے' صرف شرٹ ہی چار ہزار کی ہے' میں نے تو اسامہ کو سرپرائز دینا تھا' اسے میری چوائس بہت پسند ہے۔ یہ دکھاؤں گی تو مذاق اڑائے گا میرا۔"

"اب اس مذاق سے بچنے کے لیے تم چار ہزار کی شرٹ ہمارے پلے میں نہ ڈالو..." صفا بیچ میں بولی۔

"جب تمہاری شادی ہو گی نا... تب دیکھوں گی... شوہر کی پسند ناپسند کا خیال رکھتی ہو یا نہیں۔"

"جب کی جب دیکھی جائے گی... فی الحال تو اس شرٹ کا کوئی امیدوار نہیں۔" اور ویسے بھی اتنے شاندار مہنگے جوڑے" فی الوقت ہماری جیب سے باہر

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

ہیں۔۔۔ صفا کے لہجے میں ہلکے سے طنز کی گھلاوٹ تھی' مروہ یکدم مہار گئی۔ منہ پھلائے شرٹ لفافے میں ڈالی۔

"آئندہ کچھ نہیں سلوانا آپ کے ہاتھوں۔۔۔ آپ کی نظر میں پیسے دھیلے کی کوئی اہمیت نہیں۔۔۔ بس جیسے خود بے ڈھنگے' آؤٹ آف فیشن پہنتی ہیں۔۔۔ ویسے ہی سب کو چلانا چاہتی ہیں۔" وہ منہ میں جو آیا کہتی چلی گئی۔

"مروہ۔۔۔ ایسے کیسے کہاں جارہی ہو۔۔۔ اتنا سریس مت لو۔۔۔ تمہاری حالت ایسی نہیں ہے۔" شوکت بیگم نے تحمل سے اسے غصہ کرنے سے روکا۔

"کچھ نہیں ہوتا مجھے۔" وہ نخوت بھرے لہجے میں کہہ کر چلی گئی۔ شوکت بیگم پریشان۔۔۔ جبکہ صفا کے دماغ میں حیرانی اور غصے کے جذبات ابھر رہے تھے۔

ادھر ارحم کی منگنی کی تیاریاں چل رہی تھیں ادھر صفا نے کتابوں میں پناہ لینے کی کوشش کی۔۔۔ وہ فرحت آنٹی کا مان نہیں رکھ سکی پورے ایک ہفتے میں صرف ایک بار چند منٹ کے لیے گئی اور مبارک دے کر آ گئی۔ فرحت آنٹی نے شکوہ بھی کیا تو انگیزام کی تیاری کا بہانہ بنا دیا۔ آج کل ویسے بھی بہت لف پیریڈ چل رہا تھا۔ دل و دماغ کی جنگ میں بیچاری صفا تیوں کی زد میں تھی' فرحت آنٹی کے بھرپور اصرار پر اس نے منگنی میں آنے کی حامی بھرلی' حیرت کی بات تو یہ تھی کہ اگر اس نے خود ارحم کو فون کر کے مبارک نہیں دی تھی۔۔۔ تو اس نے بھی کال نہیں کی۔۔۔ مروہ کی اپائنٹمنٹ اور آنی بوا کی دوائیوں کا لفافہ بھی اپنے ڈرائیور کے ہاتھ بھجوادیا' وہ تو ارحم کا سامنا کرنا ہی نہیں چاہتی تھی۔۔۔ اور ارحم۔۔۔؟ ایک سوالیہ نشان تھا۔

یونیورسٹی سے واپسی پر گاڑی خراب ہو گئی' اور اسے بس پر آنا پڑا' گھر کے پاس ہی سٹاپ پر وہ اتری۔۔۔ موسم صبح سے ہی ابر آلود تھا۔۔۔ اور اب ہلکی بوندا باندی شروع ہو گئی تھی' وہ تیز قدم اٹھاتے ہوئے گھر کی طرف بڑھ رہی تھی' گھر سے چند قدم کے فاصلے پر وہ آنٹی فرحت کے گھر کو عبور کرنے ہی والی تھی جب مین گیٹ کھلا۔۔۔ اور گاڑی باہر نکلنے والی تھی۔۔۔ وہ رک گئی۔ راستہ بدلنے کی ہمت نہیں ہوئی۔۔۔ وہ ڈاکٹر ارحم کو دیکھ چکی تھی۔ اس کے قریب گاڑی لا کر ڈاکٹر ارحم نے دروازہ کھولا۔

"السلام علیکم۔" ہمیشہ والا اعتماد اس کے لہجے سے رخصت ہو چکا تھا۔

"وعلیکم السلام۔۔۔ شکر ہے نظر تو آئیں۔ کہاں ہوتی ہو آج کل۔۔۔ مجھے مبارک دینے بھی نہیں آئیں۔" ڈاکٹر ارحم نے اس کا بھرپور نظروں سے ایک جائزہ لیا۔

"مبارک ہو۔۔۔" وہ ہر احساس سے عاری تھی۔ اس کی "مبارک" سن کر ڈاکٹر ارحم کے چہرے پر اک سایہ سا لہرایا' وہ فوراً سنبھل بھی گیا۔

"تھینکس۔۔۔"

"میں بعد میں آؤں گی۔۔۔ ابھی چلتی ہوں۔" صفا نے نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھا' ایک پل میں کیا نہیں آن اترا ان نگاہوں میں' وہ سب جس کا خود اسے بھی احساس نہیں تھا۔۔۔" وہ ڈاکٹر ارحم کے قریب سے گزر گئی۔۔۔ ان آنکھوں کی نمی ڈاکٹر ارحم کو بے تاب کر گئی

پگھل پتھر بھی سکتے ہیں
الٹ دریا بھی سکتے ہیں
کوئی آوارہ سا پنچھی!
پلٹ کر آ بھی سکتا ہے
جو شب!
کہ! مجھ پہ ہنستی ہے
وہی شب رو بھی سکتی ہے
محبت ہو بھی سکتی ہے

☆ ☆ ☆

"امی! دیکھیں تو سہی ثنا کتنی پیاری لڑکی ہے۔۔۔ دو بھائی ہیں۔ دونوں باہر' باپ کا بزنس ثنا ہی سنبھالتی ہے زیادہ اور ماں ہے نہیں۔"

اسماء نے تصویر ماں کے ہاتھوں میں تھمائی۔۔۔ وہ لڑکی بلاشبہ بہت حسین تھی مگر ساتھ ہی اس کی بتائی جانے والی تفصیلات بہت حد تک شوکت بیگم کے لیے

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

ناقابل قبول تھیں۔۔۔ آنی بوا تو پہلے ہی سر پکڑ چکی تھیں یہ سننے کے بعد کہ لڑکی' زیرک کی رشتہ میں پھپھی زاد بھی لگتی ہے۔۔۔ فرسٹ کزن ٹاسی۔۔۔ کزن تو تھی نا۔۔۔"

"اسماء۔۔۔ لڑکی بہت پیاری ہے۔۔۔ مگر ہماری حیثیت سے بڑھ کر ہے' لڑکی کاروبار چلاتی ہے اور بھائی باہر بیٹھے ہیں۔۔۔ وجہ۔۔۔؟ باپ کا کاروبار کیوں نہیں سنبھالا۔۔۔؟"

"اوہو' امی۔۔۔ آپ بھی بال کی کھال اتارنے لگتی ہیں۔۔۔ آج کل کیا زمانہ ہے مرد عورت میں فرق کرنے کا۔ دراصل ٹنا کے چاچو بزنس میں حصہ دار ہیں نا۔۔۔ ٹنا کے بڑے بھائی کو لندن گرین کارڈ ہولڈر ہونے کے لیے کچھ سال وہیں رہنا ہے' جبکہ چھوٹا بھائی ابھی پڑھ رہا ہے اس لیے ٹنا باپ کی مدد کرتی ہے۔" اسماء نے ساری تفصیل بتائی۔۔۔ شوکت بیگم نے آنی بوا کی طرف دیکھا۔

"اسماء۔۔۔ مجھے اس رشتے پر اس لیے اعتراض ہے کہ۔۔۔ دیکھو وہ دور نزدیک سے زیرک کی کزن ہے۔ گھروں میں سو مسئلے مسائل ہوتے ہیں' جو لڑکی کاروبار چلاتی ہے۔ وہ تنویر کے ساتھ کیسے میل کھائے گی۔ تمہیں پتا ہے نا' وہ تو خود تنخواہ دار ہے اور۔۔۔ پھر وٹے سٹے والا حساب ہی ہو جائے گا۔۔۔ اس لیے۔"

"مجھے پتا تھا' آپ کوئی نہ کوئی مین میخ ضرور نکالیں گی۔" وہ تپ گئی۔

"ہمیں اپنے برابر والوں میں ہی رشتہ کرنا ہے۔۔۔" شوکت بیگم نے کہا۔

"امی۔۔۔ آپ کے برابر تو کوئی ہو نہیں سکتا' آپ کی سوچ ابھی تک اتنی ہی محدود ہے۔" اتنے میں تنویر اندر داخل ہوا۔۔۔ اور وہ چپ ہو گئی۔ کمرے میں تینوں کا موڈ آف دیکھ کر اس نے اشارے سے ماں سے دریافت کیا' وہ نفی میں سر ہلا کر اٹھ گئیں۔

"کیا ہوا۔۔۔ موڈ کیوں آف ہے؟" اس نے اسماء سے پوچھا۔۔۔ اسما مختصراً اس کو بتانے لگی۔

"لڑکی کے بھائی کی بجائے اگر لڑکی خود گرین کارڈ ہولڈر ہوتی تو میں ضرور سوچتا۔" وہ مذاقاً بولا۔۔۔ اسماء نے گھور کر اسے دیکھا۔ تنویر ایک انگڑائی لیتے ہوئے صوفے کی پشت سے لگ کر کھڑا ہو گیا' چند لمحے اسماء کو دیکھا۔

"آپی' اب یہ" بھابھی ہنٹ شو (show Hunt) ختم کر دیں' میں نے آپ سب کو بہت وقت دیا ہے' اب مجھے آپ میں سے کسی کی بھی تلاش کی گئی لڑکی سے شادی نہیں کرنی میں۔۔۔"

"ہاں۔۔۔ بس تمہارے بولنے کی کمی تھی' وہ پوری کر لو۔۔۔ اسماء تڑخ کر بولتے ہوئے اٹھی۔

"اس گھر میں تو جس کا بھلا سوچو۔۔۔ وہی کاٹنے کو دوڑتا ہے۔"

"آئے ہائے' اسماء' دھیرج رکھو' تحمل سے بات کرو۔ اپنی حالت دیکھ کر غصہ کھاؤ تھوڑا۔۔۔" آنی بوا نے اسے قابو میں رہنے کو کہا۔

"بس رہنے دو آنی بوا۔۔۔ سب کو دیکھ لیا ہے۔" وہ ٹسوے بہانے لگی۔ تنویر سنجیدہ شکل بنائے اسے دیکھ رہا تھا۔

"حد ہو گئی ہے۔" اس نے بے بسی سے بہن کو دیکھا۔۔۔ اور کمرے سے چلا گیا۔

"عفرا' فرح۔۔۔ چلو۔۔۔" اسماء نے اپنا بیگ سمیٹا اور بچوں کو آواز دی۔

"عجیب لڑکی ہو' کوئی ماں کے گھر سے ایسا خفا ہو کر جاتا ہے۔ زیرک کو فون کرو۔۔۔ تمہیں لے کر جائے' رکشے سے مت جانا۔ آنی بوا سے تو خود وہ سنبھل نہیں پا رہی تھی' اس دن مروہ اور آج اسماء۔۔۔" وہ رکی نہیں چلی گئی' آنی بوا ایک بار پھر سر پکڑ کر بیٹھ گئیں۔

☆ ☆ ☆

اسماء اور مروہ بھی منگنی پر مدعو تھیں مگر وہ گھریلو مصروفیت کی وجہ سے نہیں آسکیں۔۔۔ تنویر کی آج کل نائٹ ڈیوٹی چل رہی تھی وہ بھی نہیں جا سکا۔ آنی بوا نے اپنی طبیعت کی ناسازی کی وجہ سے معذرت کر لی۔ جانا تو صفا بھی نہیں چاہتی تھی۔۔۔ مگر امی کا دل پہلے ہی بہت

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

اداس تھا اس کے انکار پر شاید وہ کچھ اور اپ سیٹ ہو جاتیں۔ امی کی خاطر اس نے دل مضبوط کر لیا۔۔۔ اور منگنی اٹینڈ کرنے کے لیے تیار ہو گئی لائٹ پنک اور بلیو اسٹائلش سے سوٹ میں ہلکا سا میک اپ کانوں میں اسٹائلش نازک سے ٹاپس اور ایک کلائی میں چوڑیاں' بس اتنی ہی اس کی تیاری تھی۔ قد کاٹھ میں ویسے ہی بہت اچھی تھی۔۔۔ پشت تک لمبے بال آج کل بالکل اسٹریٹ تھے۔۔۔ اس نے انہیں ایسے ہی رہنے دیا۔ آنکھوں کا کاجل اس کی اداس آنکھوں کو کچھ اور بھی اداس کر رہا تھا۔

لیکن آج اسے اداس نہیں ہونا۔۔۔ جو طوفان اس کے اندر ہے۔۔۔ اسے دبائے ہی رکھنا ہے کیونکہ جب تک یہ جذبات اندر ہیں تب تک اس کے ہیں۔ عیاں ہو گئے تو پھر اس کے نہیں رہیں گے' پھر ان کی قسمت کیا ہو گی یہ وہ جان سکتی تھی اس لیے جاننا نہیں چاہتی تھی۔

منگنی کی رسم میں اتنے زیادہ مہمان نہیں تھے۔ اس لیے لڑکی والوں کے گھر کے لان میں ہی انتظام کیا گیا۔۔۔ آنٹی فرحت کی طرف سے کچھ بیس پچیس لوگ تھے اور دوسری طرف سے بھی بیس پچیس افراد سے کم ہی ہوں گے۔۔۔ ڈاکٹر ارحم' جب لڑکی والوں کے گھر میں داخل ہو رہا تھا۔۔۔ تب صفا کی پہلی نگاہ اس پر پڑی تھی بلیک ٹو پیس میں وہ بے حد وجیہہ لگ رہا تھا۔ اسے لگتا تھا کہ ڈاکٹر ارحم سب سے پیارا اس وقت لگتا ہے جب اوور آل پہنے' گلے میں اسٹیتھ سکوپ لٹکائے' وہ بہت توجہ سے اپنا کام کر رہا ہوتا ہے۔۔۔ مگر نہیں! آج اس نے صفا کے دل کے تاروں کو چھیڑ دیا تھا اس سوٹ میں اس کی وجاہت۔۔۔ اپنے اردگرد شاید سب کو بہت امپریس کرتی۔۔۔ اور صفا کو شاید سب سے زیادہ' وہ یہاں آنے تک دانستہ ڈاکٹر ارحم کے سامنے نہیں آئی تھی اور ابھی اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ اس کے سامنے جا کھڑی ہو۔۔۔ اسے پوچھے "وہ اسے نظر کیوں نہیں آئی؟" کیا وہ اسے نظر ہی نہیں آئی؟ ایک بار بھی اس کو یہ نہیں لگا کہ اس کا وجود' اس کی ذات' کسی کی سوچ کا محور بن گیا ہے۔۔۔ ایک بار بھی نہیں۔۔۔ ایک بار بھی نہیں' ڈاکٹر ارحم۔" بہت ضبط کے باوجود بھی اس کی آنکھیں آنسوؤں میں ڈوب گئیں۔

بے بسی کی انتہاؤں پر۔۔۔ ضبط کے آخری مراحل طے کرتے ہوئے۔ اس نے اپنے آنسو اپنے اندر اتارے۔ اے خدا مجھے ہمت دے کہ میں اس شخص کی سوچ سے پیچھا چھڑا سکوں۔۔۔ یہ شخص جو میرا نہیں ہو سکتا اسے میرے دل سے نکال دے یا تو اسے میرا کر دے۔" یہ آخری کلمات خود اس کے منہ سے نہیں نکلے تھے جانے کیسے ادا ہو گئے۔

"صفا۔۔۔ صفا" امی نے اسے پکارا تو وہ اپنے آپ سے باہر نکلی۔

"کیا سوچ رہی ہو؟ میں کب سے پکار رہی ہوں۔"

"کچھ نہیں۔۔۔ امی' بس وہ۔۔۔ کک کیا کہہ رہی تھیں آپ۔"

"فرحت بھابھی۔۔۔ تمہیں بلا رہی ہیں۔۔۔ جاؤ انہیں ضرورت ہو گی۔" امی نے کہا تو وہ اپنی کرسی سے اٹھی' لان تک' اس جگہ پر وہ کن سوچوں پر سوار پہنچی اسے اندازہ ہی نہیں ہوا۔۔۔ اسے تو امی کے ہوش دلانے پر پتا چلا تھا کہ اس کے جذبات۔۔۔ دعا بن کر دل سے نکل رہے ہیں۔

اور اب کتنا مشکل تھا۔۔۔ ان آنکھوں سے آنکھیں چرانا۔ وہ تو اس ایک لمحے میں جکڑا گیا تھا جب منگنی کی رسم ادا کرتے ہوئے اس کی نظریں صفا پر اٹک گئی تھیں۔ اس کا پورا وجود جیسے پتھر ہو گیا تھا۔ اس کے ہاتھ میں عروج کا موم سا ہاتھ جیسے پگھل رہا تھا۔ انگوٹھی اس کے ہاتھ میں تھی اور وہ اس چہرے کا طواف کر رہا تھا جو اردگرد سے بے خبر اپنی ہتھیلیوں میں الجھی ہوئی تھی۔ ہر اک وہ لمحہ جو صفا کو دیکھ کر' اس سے مل کر خوشی بنا تھا۔ اس کے سامنے کنول بکھیرنے لگا۔ وہ کیا کر رہا ہے؟ جس لڑکی کو اس کے ساتھ ہونا چاہیے' اسے وہ زندگی سے نکال رہا ہے اور جو اس کی زندگی میں آ رہی ہے وہ اس کی زندگی میں کہیں نہیں تھی۔" ملا نے اس کا بازو دبایا اور اس نے عروج کو انگوٹھی پہنا دی۔ یہ کیا ہوا' اس

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

کے ساتھ کوئی مذاق' کوئی امتحان... آزمائش یا پھر اسے نظر انداز کرنے کی۔ سزا جو بھی تھا مگر اس احساس کے بیدار ہونے کا وقت بہت ظالم تھا۔

☆ ☆ ☆

دن جیسے تیسے گزرتے جارہے تھے... وہ دل و جان سے اپنی پڑھائی میں غرق ہونے کی کوشش کررہی تھی باقی سب کچھ اپنی جگہ موجود تھا' وہی مروہ اور اسماء کی روز روز امی سے نت نئی باتوں پر بحث' ان کی تنقید... امی کا بچت کا رونا' بہنوں کی کنجوسی اور شاہ خرچی کی تقریریں... آنی بوا کی بدمزاجیٹ' اور پھر اچانک ایک دھماکہ ہوا جس نے سارے گھر کو ہلا کر رکھ دیا... تنویر نے اپنے لیے ایک لڑکی خود پسند کرلی اور اسی سے ہر حال میں شادی کا ارادہ بھی بتادیا... پہلے تو کسی کو یہ بات ہضم ہی نہیں ہوئی... اور جب "انوسٹی گیشن" کی تو پتا چلا کہ لڑکی کا پہلے ہی ایک نکاح ٹوٹ چکا ہے وہ ایک کمپنی میں جاب کرتی ہے... تنویر سے دو تین سال بڑی ہے... اپنے ماں باپ کی اکلوتی بیٹی اور تنویر یہ سب باتیں جانتا ہے۔

"تمہیں کوئی اور لڑکی نہیں ملی تھی... جو اس کو پسند کرلیا۔" اسماء نے خوب احتجاج کیا۔

"نہ تو نکاح ٹوٹنا کوئی عیب ہے اور نہ مجھ سے عمر میں زیادہ ہونا... دو تین سال بڑی ہے... بیس تیس سال نہیں۔" اس نے دفاع کیا۔

"شرم و حیا کوئی چیز ہوتی ہے... اس کے نکاح ٹوٹنے کی وجہ بھی تو ہوگی؟" اسماء نے کہا۔

"مجھے کیا لینا دینا اس کے ماضی سے اور ویسے آپی... اچھا خاصہ خوار ہو چکی ہیں آپ... آپ اس لڑکی سے ایک بار مل لیں... پھر کوئی فیصلہ کرلیں۔"

"فیصلے کی گنجائش ہے کیا ابھی...؟" وہ نخوت سے بولیں۔

"یہ تو کہہ سکتا ہوں کہ آپ کی رائے بدل جائے گی۔"

"ہاں وہ تو بدل گئی... تمہارے بارے میں... تم نے ذرا بھی سوچا کہ تمہاری شادی شدہ بہنیں سسرال والوں سے کیا کہیں گی؟ لوگ کیسی کیسی باتیں بنائیں گے...؟"

"میں دنیا والوں کے سامنے جوابدہ نہیں ہوں۔" تنویر نے کہا۔

"ابو جان کبھی نہیں مانیں گے..."

"انہیں ماننا پڑے گا۔" وہ کہہ کر چلا گیا اس نے آنی بوا کی طرف دیکھا... جو سر تھامے' چہرہ جھکائے ان کی بحث سے سخت نالاں ہو رہی تھیں۔

☆ ☆ ☆

جتنی دھماکہ خیز خبر یہ تھی کہ تنویر نے خود اپنے لیے کوئی لڑکی پسند کرلی ہے' اس سے بھی زیادہ حیران کن بات یہ تھی کہ بابا جان... مان گئے تھے' وہ ایک بار اس لڑکی سے ملنے اور اس کے گھر والوں سے بات کرنے پر راضی تھے... تنویر کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا اور اسماء مروہ دونوں اس رشتے کے خلاف تھیں مگر بابا جان کے سامنے کچھ دیر کو ہی سہی انہیں چپ رہنا پڑا' بابا جان نے تنویر کی بات بڑے غور سے سنی تھی اور پھر اسے کمرے سے بھیج دیا۔ ان کا جواب یہ تھا کہ اگر لڑکی اور اس کے گھر والے ہمارے مطابق ہوئے تو اس رشتے پر کوئی اعتراض نہیں کرے گا... کیونکہ ان کی نظر میں نہ تو نکاح ٹوٹنا کوئی بڑی انکار کی وجہ ہے اور نہ ہی عمر میں بڑا ہونا ہاں ان کی یہ شرط ضرور تھی کہ لڑکی کو شادی کے بعد نوکری چھوڑنا پڑے گی۔" امی جانتی تھی کہ اسماء اور مروہ ایسے رشتے کے ہاں ہونے پر واویلا ضرور مچائیں گی' بہرحال ایک دن ان سے ملاقات کا رکھ لیا گیا۔ امی بابا کی باتوں سے کنوینس ضرور ہوئی تھیں... مگر دنیاداری بھی ان کے ساتھ ہی تھی' بابا کی حامی بھر لینے سے وہ سارے سوال ختم نہیں ہو جاتے تھے جو یہاں رشتہ کرنے کی صورت میں کھڑے ہو سکتے تھے' اسماء اور مروہ کا احتجاج درست مگر اظہار کا طریقہ کار غلط تھا۔ ورنہ سوال تو امی جان کے دماغ میں بھی وہی اٹھے تھے جو ان دونوں کے' وہ لوگوں کو کیا جواب

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

دیں گے؟ ہمارے اکلوتے بیٹے میں کوئی عیب تھا جو ایسی لڑکی سے رشتہ جوڑا۔۔۔ اور سچ تو یہی تھا کہ بیٹیوں کے سسرال والوں کے کان میں کوئی بات پڑی تو وہ تو ضرور سوال اٹھائیں گے۔۔۔ لیکن بہرحال بابا جان کے کسی حتمی فیصلے پر پہنچنے تک وہ کچھ کہنا نہیں چاہتی تھیں۔

☆ ☆ ☆

مروہ کی گود بھرائی کا پیغام بھی آگیا۔۔۔ اس کی طبیعت خراب تھی اور ڈاکٹر نے مکمل آرام کا مشورہ دیا تھا اسی لیے کچھ دن پہلے ہی گود بھرائی کی رسم کرکے اسے ماں کے ہاں بھیجا جارہا تھا۔۔۔ تاکہ وہ مکمل بیڈ ریسٹ کرے۔ یہ رسم تو بہرصورت ادا کرنا ہی تھی حالانکہ حالات خاصے ناسازگار تھے' تنویر نے شادی کی رٹ لگا رکھی تھی۔۔۔ دوسری طرف اسماء بھی فارغ ہونے والی تھی۔۔۔ اور اس کا بھی ارادہ یہی تھا کہ ڈلیوری کے چند دن بعد بچوں کو لے کر یہیں آجائے تاکہ تھوڑا آرام کرسکے' اور بچوں کو بھی سنبھالنا تھا اس کام کے لیے صفا تھی۔۔۔ اور صفا کے لیے تو زندگی پہلے ہی بہت تھکی تھکی سی ہو گئی تھی۔ تنویر کا کہنا تھا کہ گود بھرائی کی رسم سے پہلے ایک بار لڑکی کو دیکھ لیا جائے۔۔۔ تاکہ اگر کوئی رسم ادا کرنا ہے تو ساتھ ہی کردی جائے۔۔۔ سو پہلے اسی کام کو نمٹالیا گیا۔

لڑکی کا نام رباب تھا۔۔۔ وہ ایک بینک میں جاب کرتی تھی' متوسط گھرانے کے لوگ تھے۔ تین بہنیں تھیں۔۔۔ دو کی شادی ہو چکی تھی۔ رباب دوسرے نمبر پر تھی' ماموں زاد کے نکاح میں دو سال رہی پھر کچھ ناچاقی کی وجہ سے علیحدگی ہو گئی۔ یہ سب تفصیل ان لوگوں نے خود ہی بتائی۔ رباب بے حد خوب صورت تو نہیں تھی' قبول صورت ضرور تھی' لڑکی دیکھ کر تو آگئے۔ بظاہر انکار کی کوئی وجہ بھی نہیں تھی۔ انوار صاحب خود بیٹیوں والے تھے' بنا کوئی اعتراض کیے انہوں نے لڑکی والوں سے ہاں کہہ دی۔

اور ان کی اس ہاں نے شادی شدہ بیٹیوں کو ناراض کردیا۔ صفا خود بھی دل سے راضی نہیں تھی مگر بابا کی وجہ سے چپ ہی رہی۔ اور ویسے بھی کسی کو سمجھنے اور ثابت کرنے کے لیے ایک موقع ضرور دینا چاہیے۔ وہ اس ایک موقع کو ہار چکی تھی۔ اور چاہتی تھی کہ تنویر کا یہ فیصلہ صحیح ثابت ہو' چند دن بعد گود بھرائی کی رسم کے ساتھ ہی تنویر اور رباب کی بات بھی طے کردی گئی' مروہ کے آنے سے مصروفیت کچھ اور زیادہ ہو گئی۔ اسامہ کی وقت بے وقت آمد۔۔۔ بجٹ کی بے ترتیبی اور صفا کی پڑھائی عروج پر تھی۔

اسماء آپی کے ہاں بیٹے کی پیدائش ہوئی' تھکی ست زندگی میں اک جھونکا سا آیا' بے شک آنے والے دنوں میں کچھ اور مصروفیت بڑھنے والی تھی۔ مگر فی الحال دونوں طرف یہ بہت اچھی خبر تھی' دو بیٹوں کی ماں بن کر گویا "جوڑا" مکمل ہو گیا تھا۔ اب سب مروہ کے منتظر تھے۔ وہ کیا خوشخبری سنانے والی ہے۔

وہ کالج سے واپس آئی تو آنٹی فرحت پہلے سے موجود تھیں۔۔۔ کمرے میں گھر کی سب ہی عورتیں موجود تھیں۔ خوب گپ شپ چل رہی تھی۔ سامنے ٹیبل پر مٹھائی رکھی تھی۔ شاید اسماء کے بیٹے کی مبارک باد دینے آئی تھیں' وہ چینج کرکے آنے کا کہہ کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔ واپس آئی تو آنٹی فرحت جاچکی تھیں۔

"آنٹی چلی گئیں؟" وہ مروہ کے پاس ہی تخت پر بیٹھ گئی۔

"ہاں۔۔۔ اچانک کچھ مہمان آگئے تھے۔ ارحم کی کال آئی تھی۔" وہ چادر لپیٹ کر تکیے سے ٹیک لگا کر لیٹ گئی۔ صفا جواباً کچھ نہیں بولی۔

"کھانا۔۔۔ کھالیا آپ لوگوں نے؟"

"میں نے تو کھالیا ہے۔۔۔ بہت بھوک لگ رہی تھی تنویر تو اسماء آپی کو لینے گیا ہے۔۔۔" مروہ نے بتایا۔

"ہوں۔۔۔" اتنے میں آنی بوا غسل خانے سے وضو کرکے نکلیں۔

"وہ ذرا جائے نماز یہیں کرسی پر ڈال دو اور شوکت سے کہو کھانا رکھے۔۔۔ بھوک سے چکر آرہے ہیں۔" وہ

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

سہارا لے کر بیٹھ گئیں۔
"آپ نے کھانا نہیں کھایا۔ وقت پر کھانا تو کھالیا کریں۔" مروہ نے ان کے لیے جگہ خالی کی۔
"کھالیتی... شوکت نے کئی بار کہا۔ مگر دل نہیں چاہ رہا تھا۔ پھر فرحت آگئی' ارحم کی شادی کی تاریخ طے کردی' اسی کی مٹھائی دینے آئی تھی' بس باتوں میں لگی رہی۔" آنی بوا بولتی جارہی تھیں اور صفا کا دل کہیں پاتال میں اترتا جارہا تھا۔
"اچھا..." مروہ بڑبڑائی "میری ڈلیوری کے دن ہیں... سوچا تھا فارغ ہو جاؤں تو ہی کوئی فنکشن اٹینڈ کروں اور سنو! تمہارے بھائی صاحب بھی دولہا بننے کی تیاری کررہے ہیں۔" مروہ نے بتایا تو وہ کچھ نہ سمجھنے والے انداز میں اسے دیکھنے لگی' آنی بوا سر جھٹک کر اسے دیکھا اور پھر نماز کے لیے نیت باندھ لی۔
"ابھی کچھ دیر پہلے کہہ رہا تھا کہ شادی کی تیاری کریں... ایک آدھ مہینے میں ہی۔" مروہ نے بتایا کم' جتلایا زیادہ۔"
"اتنی جلدی... ایسی کیا جلدی؟" چند روز پہلے تک تو ایک آدھ سال تک ارادہ تھا... اور اب اچانک ایک آدھ مہینہ۔" اس کا منہ کھلا ہی رہ گیا۔
"تم کب آئیں؟" شوکت بیگم اندر داخل ہوئیں' ان کے ہاتھ میں کھانے کی ٹرے تھی' وہ خود ہی آنی بوا کے لیے کھانا لے آئی تھیں۔
"امی... تنویر بھائی شادی کا کہہ رہے ہیں۔" اس نے امی کا سوال نظرانداز کردیا۔ امی نے مروہ کی طرف دیکھا۔
"ٹھیک ہی تو کہہ رہا ہے... مجھ اکیلی سے اتنے کام نہیں ہوتے..." وہ مروہ سے کچھ ناراض نظر آئیں کھانے کی ٹرے رکھی مروہ نے پہلو بدل لیا۔
"بس ڈلیوری کے فوراً بعد چلی جاؤں گی میں' میں ہی بوجھ لگتی ہوں آپ کو..." وہ تنک گئی۔
"ارے ارے... یہ بات کہاں سے کہاں لے گئیں تم۔" صفا پریشان نظر آنے لگی۔
"سچ ہی تو کہہ رہی ہوں۔" مروہ کی آواز بھرا گئی۔
"جس کا جو دل چاہے کرتا پھرے اور کہتا پھرے' میں تو تھک گئی ہوں ایک کے بعد ایک کو سمجھاتے' سنبھالتے۔" شوکت بیگم بھی بھری بیٹھی تھیں کہہ کر چلی گئیں۔ صفا کو سمجھ نہیں آئی کہ بات کیا تھی' آنی بوا نے سلام پھیر کر اس کی طرف دیکھا۔
"جاؤ بچے کھانا کھا کر آرام کرو' اٹھو' میری نماز میں خلل ہو رہا ہے۔" آنی بوا نے کہا تو مروہ نے ٹیک سے لیٹتے ہوئے آنکھیں بند کرلیں۔ صفا وہیں کچھ سمجھ میں نہ آنے والی باتوں کو سلجھانے لگی' آنی بوا دوبارہ نماز کی نیت باندھ چکی تھیں۔

☆ ☆ ☆

"آج کے مہنگائی کے اس دور میں بھی اتنا کرلینا بہت زیادہ ہے۔ آپ خوامخواہ کپڑوں کا ڈھیر لگائے جا رہی ہیں۔" شادی کی تیاری زوروں پر تھی۔ فرحت بیگم' اپنے اکلوتے بیٹے کے لیے دھڑا دھڑ شاپنگ کر رہی تھیں۔
"میں نے تم سے پہلے ہی کہہ دیا تھا تم اس معاملے میں کچھ نہیں بولو گے' اپنے اکلوتے ڈاکٹر بیٹے کی شادی یونہی تھوڑی کردوں گی... اپنے سب ارمان پورے کروں گی۔" وہ خوشی سے چہک رہی تھیں۔ ارحم ان کے چہرے کی خوشی دیکھ کر خود بھی بہت پرسکون سا ہو گیا۔
"آج چھٹی ہے میں نے جیولر کو فون کردیا ہے۔ گھر آجائے گا تمہیں کہیں جانا تو نہیں؟"
"امی... اب ایک ڈاکٹر کو کیا پتا ہو کہ وہ چھٹی کا پورا دن گھر گزار سکے گا یا کبھی بھی کال پر جانا پڑے گا۔" وہ صوفے سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔
"ہاں مجھے پتا ہے پر ایک ڈاکٹر کی زندگی میں بھی کچھ ایسے دن آتے ہیں جب اسے اپنی زندگی کے لیے لمحوں کو قید کرنا پڑتا ہے۔" وہ شرارت سے بولیں۔ تو وہ ہنس دیا۔ فرحت محبت سے اسے دیکھنے لگی۔ اس نے ایک پل کو ماں کی طرف دیکھا اور پھر سر جھکا لیا۔
"آپ بس خوش رہا کریں سچ جانیئے تو یہ شادی خود

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

سے زیادہ میں آپ کو خوش دیکھنے کے لیے کر رہا ہوں ... آپ کی تنہائی دور ہو جائے ... اور بس آپ خوش رہیں' یونہی ہنستے بولتے رہا کریں۔" ایک بیٹے کی حیثیت سے اس کے لہجے میں بے حد اطمینان اور اپنائیت تھی۔ یہ الگ بات ہے کہ اپنے دل کو جتنی بار بھی اس نے ٹٹولا وہاں عروج کا کوئی وجود نہیں تھا۔

فرحت ایک دم سنجیدہ ہو گئیں۔

"اگر ایسا ہے تو ایک بات سچ بتانا ..." وہ ذرا سا کھسک کر بیٹے کے قریب ہو گئیں۔ اس نے سوالیہ نظروں سے ماں کو دیکھا مگر ایک لمحے کو بھی نظریں ملا کر نہیں رکھ سکا۔

"میں نے آپ سے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔" وہ اپنے ہاتھوں کی انگلیوں سے کھیلنے لگا۔

"میری طرف دیکھ کر بات کرو۔" فرحت نے اس کا چہرہ اپنی جانب کیا۔

"امی جان ... آئی ایم فائن۔"

"میں نے یہ تو نہیں پوچھا تم سے ...؟" وہ اس کے بے اختیار بولنے پر سنجیدہ ہو کر بولیں وہ سٹپٹا کر رہ گیا۔

"تم نے عروج سے شادی کا فیصلہ میری خاطر کیا ... اور خود تمہارے دل میں ہے؟ وہ کون ہے۔" ایک پل کو وہ بالکل ساکت رہ گیا' جس سچائی کو وہ خود جھٹلاتا رہا ہے' کیا اسے امی اتنی آسانی سے پڑھ چکی ہیں۔

"میری بات کا جواب دو ارحم ..."

"مما ... کوئی بھی نہیں۔" وہ ماں کی طرف دیکھے بغیر بولا اور اٹھ کر جانے لگا۔

"ارحم ... میں نے کہا تھا جھوٹ نہیں بولو گے۔" فرحت نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر روکا۔ اس نے رک کر ماں کی طرف دیکھا۔

"مما' اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ میرے دل میں کون ہے' مجھے اس گھر کے لیے ایک ساتھی چاہیے' جو صرف اس گھر کو دیکھے' آپ کو دیکھے' اور جو میرے دل میں ہے' اس کے خواب کچھ اور ہیں ... کچھ اور سوچ رکھا ہے اس نے ... میں نہیں چاہتا کہ اس گھر میں آنے والی بہو' میرے ساتھ صبح آفس کے لیے نکلے اور شام کو میرے ساتھ واپس آئے۔ ایسی لڑکی اس گھر کی تنہائی دور نہیں کر سکتی۔" وہ رسانیت سے بولا۔ فرحت کا دل یکدم کسی نے مٹھی میں لے لیا۔ ان کا شک ٹھیک تھا۔ ان کے بیٹے کی آنکھوں کی اداسی سچ تھی۔

"تم اس گھر کے لیے "بہو" لا رہے ہو؟ میں تمہارے لیے ایک بیوی چاہتی ہوں اور وہ جو کوئی بھی ہے" وہ تمہارے دل میں اب بھی ہے' ایک ماں کا دل اداس ہونے لگا۔

"مما پلیز ... لیوز دس ٹاپک۔" میں عروج کے ساتھ خوش رہ لوں گا پلیز مام' پلیز۔" اس نے ماں کو دونوں ہاتھوں سے تھامتے ہوئے پورے وثوق سے کہنے کی کوشش کی۔

"پلیز مما' آئندہ آپ اس موضوع پر بات مت کریے گا۔ اور ضرورت بھی نہیں ہے۔" اس نے سمجھانے والے انداز میں کہا اور پھر وہاں سے چلا گیا۔

☆ ☆ ☆

"اتنا پیسہ خرچ ہو رہا ہے صفا کی پڑھائی پر ... کس کام کا ... کون سا فائدہ ہو گا آپ کو اس کی پڑھائی کا' کل کلاں کو شادی ہو جائے گی اور اگلے عیش کریں گے۔" آج ایک نئی بات "مروہ" نے نکالی۔ امی تو سٹپٹا کر رہ گئیں اور ہونق سی آنی بوا کو دیکھنے لگیں ... پھر مروہ کو دیکھا' وہ آرام سے سیب کھا رہی تھی۔

"ایسی خرافات تمہارے دماغ میں آتی کیسے ہیں؟ ہو کیا گیا ہے ایک سال میں تمہارے دل و دماغ کو؟" آنی بوا بلا لحاظ بولیں۔

"تو غلط کیا کہہ رہی ہوں ...؟"

"مروہ ایسی باتیں نہیں کرتے ... کوئی بھی ماں باپ اپنی اولاد کو ... اور خاص کر بیٹیوں کو تعلیم اس لیے نہیں دلواتے کہ وہ کل کو انھیں فائدہ دیں ... تم نے اور اسماء نے جو اور جتنا پڑھنا چاہا ... ہم نے کبھی اس میں بھی رکاوٹ نہیں ڈالی۔"

"زندگی گزر گئی ... خیر سے سب کی شادی ہو گئی۔

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

مطلب 'تنویر کی بھی ہونے ہی والی ہے' پر اس گھر کے حالات نہیں بدلے۔ نہ سوچ' نہ رہن سہن۔۔۔ میرے کہنے کا مطلب یہ تھا کہ میں اور اسماء آپی بھی تو اچھی زندگی گزار رہی ہیں۔ میں نے بی کام کرکے کون سا تیر مار لیا؟ اور اسماء آپی یونیورسٹی جانے کا خواب لے کر ہی رخصت ہو گئیں۔ وہ تو قسمت میں اچھا لکھا ہے کہ ہمارے شوہر خاص کر اسامہ اچھا کماتے ہیں۔۔۔ اچھا کھاتے ہیں پیسے کی کوئی کمی نہیں۔۔۔ بس کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اگر صفا بھی کسی امیر گھرانے میں بیاہی جائے تو چولہے میں جائے گی یہ ڈاکٹری۔۔۔" وہ سخت برا مان کر اپنی سوچ پر قائل کرنے کی کوشش میں تھی شوکت بیگم اپنی پڑھی لکھی بیٹی کی سوچ پر چکرا سی گئیں۔ مروہ بھی موڈ آف کرکے کروٹ بدل کر لیٹ گئی۔ شوکت بیگم فروٹس والے برتن اکٹھے کرنے لگیں تب ہی مروہ کی کراہتی ہوئی آواز آئی۔

"امی۔۔۔"

درد کی ایک تیز لہر مروہ کے وجود کو دہرا کر رہی تھی۔

☆ ☆ ☆

ہیلو۔۔۔ اسامہ بیٹا' مبارک ہو۔ اللہ نے رحمت کر دی تم بیٹی کے باپ بن گئے ہو۔" شوکت بیگم فون پر داماد کو خوشخبری سنا رہی تھیں۔ اس کے اسپتال آنے سے پہلے ہی گڈ نیوز آ گئی۔۔۔ وہ ابھی تک ٹریفک میں پھنسا تھا۔

"بیٹی۔۔۔؟" مگر الٹرا ساؤنڈ میں تو بیٹا بتایا تھا ناں؟" داماد کے ایسے انداز و سوال پر شوکت بیگم کو دھچکا سا لگا۔

وہ۔۔۔ ہوں ہاں کرنے لگیں ان کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ کیا جواب دیں۔

"میں کچھ دیر میں پہنچتا ہوں۔۔۔ آپ پلیز فون بند کریں۔۔۔ بہت ٹریفک ہے یہاں۔۔۔" اسامہ نے رابطہ منقطع کر دیا۔ شوکت بیگم کے کانوں میں جیسے تیز ہوائیں چلنے لگیں۔

"بیٹی کا سن کر اسامہ نے فون بند کر دیا۔" وہ خود کلامی سے بڑبڑائیں۔ جس شوہر اور سسرال کی لبل ازم پر ان کی بیٹی اتنا اترا رہی تھی۔۔۔ وہ یہ ہے؟" پتا نہیں کب آنکھیں آنسوؤں میں ڈوبیں اور اک پانی کا قطرہ۔۔۔ گال پر بہہ نکلا۔

بعض اوقات یہ رشتے سمجھنے کتنے مشکل ہو جاتے ہیں۔۔۔ آسان تعلقات اتنے کٹھن لگنے لگتے ہیں۔۔۔" پہلی اولاد کی خوشی" جس کا کوئی مول نہیں اور اس میں پسند' ناپسند' چاہنے' نا چاہنے کا کوئی دخل ہوتا ہے بیٹی ہو یا بیٹا۔۔۔ کسی بھی نعمت یا رحمت سے خالی دامن بھر جائے تو بانجھ پن یا "بے اولادی" کا دیمک نہیں لگتا۔۔۔ ایسی ناشکری۔۔۔؟" اور پھر اللہ انسان کو اس کی من چاہی اولاد دینا شروع کر دے تو نظام زندگی تہس نہس نہ ہو جائے' اللہ چاہے تو ہی سب ممکن ہے ورنہ سب ناممکن۔۔۔ ایک مشین کے ذریعے انسان خدا کی رضا کو نہیں جان سکتا۔۔۔ بیٹی یا بیٹا۔۔۔ سونوگرافی ہنڈرڈ پرسینٹ نہیں ہو سکتی۔ بہرحال اسامہ کے ایسے رویے پر ان کی اصل خوشی کافور سی ہو گئی۔ دل میں ہزاروں طرح کے وسوسے آنے لگے۔ وہ سب باتیں۔۔۔ جن کا کبھی تصور بھی نہیں کیا تھا دل کو ستانے لگیں۔ وہ گم صم سی ایک جگہ بیٹھی تھیں۔

"مروہ کو پتا چلا تو وہ کیا کرے گی۔ کتنا دکھی کر دے گا اسامہ' میری بیٹی کو۔۔۔"

"مما! ڈاکٹر ارحم سے بات ہوئی ہے میری۔۔۔ کچھ دیر میں روم میں شفٹ کر دیں گے۔۔۔ آپ نے اسامہ بھائی کو بتا دیا نا؟ میں نے کئی بار فون کیا' کال ریسیو نہیں کر رہے۔" صفاء کوریڈور میں ماں کے برابر بیٹھ گئی۔ شوکت بیگم نے خالی نظروں سے اسے دیکھا۔

"کیا ہوا امی۔۔۔ آپ بہت ٹینس لگ رہی ہیں۔۔۔" چند لمحے خاموش رہنے کے بعد امی نے اسے اسامہ کے بارے میں بتا کر اپنے دل کا بوجھ ہلکا کر دیا صفا کو یقین نہیں آیا۔

"تب ہی پچھلے آدھے گھنٹے سے وہ کال ریسیو نہیں کر رہے تھے۔۔۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور کہتی اسامہ ان کی طرف آتا دکھائی دیا۔ وہ دونوں اپنی جگہ سے اٹھ گئیں۔

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

"مبارک ہو اسامہ بھائی۔۔۔" صفا نے پہلی کوشش 'بالکل نارمل نظر آنے کی کی۔" وہ جواباً" کچھ نہیں بولا۔

"یہ سب کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔ الٹرا ساؤنڈ میں تو بیٹا تھا۔" وہ ان سے ایسے سوال کر رہا تھا جیسے بیٹی پیدا کرنے کی ذمہ داری ان کے سر ہے۔

"یہ آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں اسامہ بھائی۔۔۔ بیٹی ہو یا بیٹا' اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟ اور سونوگرافی کی ریپورٹ ہینڈرڈ پرسنٹ تو نہیں ہو سکتی' یہ تو اللہ کی مرضی ہے۔" صفا نے اسے سمجھانا چاہا۔

"تم پلیز اس معاملے میں مت بولو' کتنا کچھ سوچ رکھا تھا ہم نے۔۔۔ سب کو پتا تھا کہ بیٹا آنے والا ہے۔۔۔ میں تو گھر پر اطلاع بھی نہیں کر سکا۔ وہ لوگ تو پوتے کی خوشی کا انتظار کر رہے ہیں۔" وہ ایسے افسردہ ہو رہا تھا۔ جیسے۔۔۔؟ شاید وہ الفاظ تحریر میں آنے کی ہمت نہیں رکھتے۔ جواباً" ماں بیٹی ایک دوسرے کی شکل دیکھنے لگیں۔

"اسامہ۔۔۔ بیٹا یہ تو اللہ کی مرضی ہے' جسے چاہے بیٹا دے اور جسے چاہے بیٹی۔ شکر کرو' اللہ نے صاحب اولاد تو کیا۔۔۔ بیٹی دی ہے تو انشاء اللہ بیٹا بھی ہو جائے گا۔" شوکت بیگم نے اسے سمجھایا۔

"فی الحال تو مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا۔۔۔ سوائے اس شرمندگی کے۔۔۔ جو مجھے اٹھانا پڑے گی۔" وہ کہہ کر وہاں سے چلا گیا۔ ایک نئی پریشانی پورے جوبن پر تھی۔

حیرت کا دورہ تو اس وقت شدید ہو گیا۔۔۔ جب ان کی اپنی بیٹی۔۔۔ مروہ بھی بیٹی کی پیدائش کا سن کر سکتے میں آگئی۔ ایک ننھی سی پری اس کے برابر لیٹی تھی اور وہ بے یقینی سے بچی کو۔۔۔ دیکھ رہی تھی اور پھر یکدم رونے لگی۔

"یہ کیا ہو گیا امی۔۔۔ مجھے تو بیٹا چاہیے تھا۔"

"مروہ۔۔۔ مروہ میری جان! بیٹیاں بیٹوں سے زیادہ پیاری ہوتی ہیں۔ ایسے مت روؤ۔۔۔ اچھی بات نہیں' اللہ ناراض ہوتا ہے۔" شوکت بیگم نے بیٹی کو سمجھانا چاہا۔

"سب باتیں ہیں۔۔۔ کیسے فیس کروں گی میں اپنے سسرال والوں کو۔۔۔" وہ روتے ہوئے کہہ رہی تھی شوکت بیگم کے پاس تو وہ الفاظ ہی نہ رہے کہ بیٹی کو سمجھائیں' دلاسہ دیں یا پھر اس کی کم عقلی پر روئیں۔

"حد ہی کر دیتی ہو مروہ تم بھی۔۔۔ 'بیٹی کوئی گالی تو نہیں ہے؟ تمہاری ہی اولاد ہے۔۔۔ پتا نہیں تمہاری سوچ اس قدر گھٹیا کیوں ہو گئی ہے۔۔۔ اب تم یہ سب کرو گی تو اسامہ بھائی یا باقی گھر والے کیوں نہ کریں گے؟" صفا سے رہا نہ گیا۔ پھٹ ہی پڑی۔

"بات گالی کی نہیں ہے۔۔۔ سب کو بتایا تھا کہ بیٹا ہے اور اب۔۔۔"

"تو کیا ہو گیا۔۔۔؟" صفا نے تلخی سے بات کاٹی۔۔۔

"یہ بھی تمہاری ہی اولاد ہے۔۔۔ معصوم سی بچی کو اس طرح رو رہی ہو۔۔۔ جیسے۔" وہ کچھ کہتے کہتے رک گئی۔

"لعنت ہے ایسی سوچ پر۔۔۔ صفا تلخی سے کہہ کر وہاں سے چلی گئی۔

☆ ☆ ☆

گھر میں ایک دفعہ پھر بے سکونی کا دور چل رہا تھا' سسرال سے مروہ کی بیٹی کو دیکھنے کوئی نہیں آیا تھا۔ اسامہ دوسرے تیسرے روز آتو جاتا مگر وہ خوش نہیں تھا اور اس کی اداسی دیکھ کر مروہ کی ممتا امتحان میں پڑ جاتی' دوسری طرف تنویر جلدی شادی پر زور دے رہا تھا۔ موسم بدل رہا تھا' دو چھوٹے بچے تھے اسی لیے مروہ اور اسماء چاہتی تھیں کہ فل سردی کا سیزن نکال لیا جائے جبکہ وہ جلدی مچا رہا تھا۔ کچھ بجٹ بھی بری طرح اپ سیٹ ہو چکا تھا۔ حالات اجازت نہیں دے رہے تھے۔ مگر یہاں تو سب کو اپنی پڑی تھی۔ شوکت بیگم بھی یہی چاہتی تھی کہ مروہ واپس گھر چلے تو ہی کوئی قدم اٹھائیں۔ کیونکہ بیس دن ہو گئے مگر وہاں سے ایک فون کال نہیں آئی تھی۔۔۔ شوکت بیگم نے خود فون کیا مگر انہوں نے مصروفیت کا بہانہ بنا کر منع کر دیا۔ جوں جوں دن گزر رہے تھے۔ شوکت بیگم کی پریشانی بڑھ

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

رہی تھی۔

☆ ☆ ☆

گھر کی اداسی سے دل بہت برا ہو رہا تھا پڑھائی کی طرف بھی توجہ نہیں دی جا رہی تھی فائنل چل رہا تھا اور اس کا دل ہر طرف سے اچاٹ ہو گیا تھا۔۔۔ دل کی اداسیاں اور بھی بڑھ گئیں۔ جب فرحت بیگم کی طرف سے کئی بار بلاوا آیا اور اسے جانا ہی پڑا۔

فرحت آنٹی کے ہاں بہت رونق ہو گئی تھی۔۔۔ شادی کے دن قریب آ رہے تو اور آنٹی کے کچھ مہمان بھی دور دراز سے آ چکے تھے۔ فرحت بیگم 'صفا کو دیکھ کر اس کی طرف محبت سے لپکیں۔

"چاند نکل آیا آج تو۔۔۔" وہ اس کا ماتھا چوم کر اندر لے آئیں 'مہمانوں سے تعارف کروایا۔ چائے کا دور چل رہا تھا۔ ساتھ ہی ساتھ کپڑوں اور زیورات کی پیکنگ چل رہی تھی۔

"عروج کو وائٹ گولڈ بہت پسند ہے۔" یہ دیکھو' یہ اس کی منہ دکھائی پر ڈاکٹر بیٹا دے گا۔" فرحت بیگم نے اس کے پاس بیٹھتے ہوئے ایک نازک سا نیکلس سیٹ دکھایا۔۔۔ اس نے چند ثانیے دیکھا۔

"بہت پیارا ہے۔"

"کتنی بار بلا بھیجا میں نے شوکت کو۔۔۔ وہ بھی نہیں آپائی مروہ کے سسرال سے آیا گیا کوئی؟" آنٹی نے پوچھا۔

گویا آنی بوا۔۔۔ اپنے دکھ کو بوجھ ہلکا کر چکی تھیں۔۔۔ اسے اندازہ ہوا۔

"جی۔۔۔ برسوں واپس جا رہی ہے۔۔۔ لیکن کوئی رسم وغیرہ نہیں ہوگی 'اسامہ بھائی آ کر لے جائیں گے۔" اس نے بتایا۔

"کیسے لوگ ہیں بچی میں۔۔۔" وہ تاسف سے بولیں۔ اور پھر ابھی وہ کچھ اور کہنے ہی والی تھیں کہ ایک دس گیارہ سال کی لڑکی چائے کا کپ اٹھائے آ دھمکی۔

"نانو۔۔۔ ڈاکٹر ماموں کے لیے۔۔۔ کہاں ہیں؟" وہ اپنے کمرے میں ہے۔۔۔ لاؤ' میں خود دے آتی ہوں تم چائے لے کر سیڑھیاں مت چڑھو' تمہاری ماں بھی نا۔ وہ بچی سے کپ لے کر اٹھیں۔

"صفا۔۔۔ بچے جاؤ تم ہی چائے دے آؤ اسے۔ فرحت آنٹی جاتے جاتے پلٹ آئیں۔۔۔ اور ذرا کمرہ بھی دیکھ آؤ۔ کیسا سیٹ کیا ہے 'اس لڑکے نے۔۔۔ کچھ ادھر ادھر کرنا ہو تو کر لینا۔ میں پھول بھجواتی ہوں۔" فرحت آنٹی نے کپ تھماتے ہوئے ساتھ ہی کام بھی تھما دیا۔ اسے کچھ کہنے سننے کا موقع ہی نہ ملا۔

☆ ☆ ☆

اس نے ہلکے سے دروازہ کھٹکھٹایا۔

"اور اجازت پا کر دروازہ کھولا۔ خوشبو کا ایک جھونکا سانسوں میں گھل گیا۔ وہ ابھی نہا کر نکلا تھا۔ صرف ٹراؤزر پہنے گلے میں تولیہ لٹکائے۔۔۔ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا بال بنا رہا تھا۔۔۔ اس نے شیشے میں ہی آنے والے کا چہرہ دیکھا تو ہاتھ اپنی جگہ رک گیا۔

"میں۔۔۔ چائے لائی تھی۔" اس نے وہیں دروازے پر کھڑے کپ بڑھایا۔

"ارے۔۔۔ تم 'کہاں ہوتی ہو۔" اس نے ہاتھ سے برش رکھ کر اپنا لہجہ بشاش کرنے کی کوشش کی۔

"سوری۔۔۔" اور پھر اپنا تولیہ اتار کر کرسی پر رکھا ۔ہینگ کی ہوئی شرٹ پہن لی۔

"آؤ۔۔۔ اندر آؤ۔" اس نے چائے کا کپ خود آگے بڑھ کر لے لیا' صفا نے اک اچٹتی نگاہ کمرے پر ڈالی۔ نیا فرنیچر۔۔۔ پردے۔۔۔ پینٹ شدہ خوشبو میں بسا کمرہ۔۔۔ کسی کے آنے کا منتظر تھا۔۔۔ ڈبل بیڈ کے سامنے کاؤچ کے ساتھ رکھی کارنس ٹیبل پر "گلدان" خالی پڑا تھا۔۔۔ ایک فوٹو فریم 'ڈاکٹر ارحم کی مسکراتی تصویر کے ساتھ ۔۔۔ دوسری جگہ عروج کی تصویر کی منتظر۔۔۔ وہ کمرے کا جائزہ لے رہی تھی اور ڈاکٹر ارحم اس کا۔۔۔ چائے کا سپ لیتے ہوئے ڈاکٹر ارحم کو محسوس ہوا کہ کچھ اور بھی تھا جو اس کے حلق سے اترا۔۔۔ کوئی سسکی۔۔۔ کوئی تھکا ہوا آنسو' کوئی آہ۔۔۔ ان خالی نگاہوں میں اسے نظر آئیں تو فقط کرچیاں۔۔۔ نہ اس نے کبھی کچھ کہا۔۔۔ نہ

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

اس نے کچھ سنا۔۔۔ پھر یہ بے تابیاں اور کرچیاں' یہ سسکیوں اور آہ کا کھیل۔۔۔ کیسے کہاں' کیوں شروع ہو گیا۔

"کیا۔۔۔ دیکھ رہی ہو؟" ارحم نے کپ ایک طرف رکھ دیا۔ چائے ٹھنڈی ہو چکی تھی۔

"کچھ نہیں۔۔۔ آنٹی نے کہا تھا۔۔۔ ایک بار دیکھ لوں کہ سب سیٹ ہے۔ سب کچھ تو سیٹ ہے' وہ خود کو سنبھالتے ہوئے کمرے کے بیچوں بیچ آ کھڑی ہوئی۔ ارحم کچھ نہیں بولا۔

"صفا۔۔۔ سب سیٹ نہیں ہے۔" اچانک وہ اس کے پیچھے آ کر بولا۔ تو وہ گھبرا کر پلٹی' دل زور سے دھڑکا جیسے ابھی باہر آ گرے گا' ارحم کا دل چاہا کہ بول دے کہ اس کی کمی ہے' جو اس کے سامنے ہے۔" پر لمحوں کی سچائی بہت بھاری تھی' چند دنوں میں اس کی نئی زندگی شروع ہونے والی تھی۔ اگر آج ان لمحوں کے آگے وہ ہار گیا۔۔۔ تو خود اس کا تو پتا نہیں مگر پھر شاید ان آنکھوں میں بکھری کرچیاں اسے خون رلا دیں۔۔۔ اور اب شاید کچھ کہنے بولنے کا فائدہ بھی نہیں۔۔۔

"کیوں۔۔۔ کیا ہوا۔۔۔؟ کیا کمی ہے۔" وہ سنبھل کر اسے دور ہٹی۔۔۔ کمرے پر اک نگاہ اور ڈالی۔۔۔ چند ثانیے ارحم اسے دیکھتا رہا۔۔۔ اس کے بند ہونٹوں کے پیچھے لفظ تمہاری تڑپ رہا تھا۔ اس سے پہلے وہ کچھ اور کہتا دروازہ کھلا اور وہی بچی پھول لیے داخل ہوئی۔

"یہ پھول کمرے میں رکھتے ہیں۔۔۔ نانو نے دیے ہیں۔" اس بچی نے کہا۔

"تھینک یو مانو۔" ارحم نے پھول لے کر اس کا گال تھپکا۔

"یہ نور آپی کی بیٹی ہے۔۔۔ وہ جو کراچی میں ہوتی ہیں۔۔۔ مما کی لاڈلی بھانجی۔" ارحم نے تعارف کروایا۔

"ہیلو۔" صفا نے اسے پیار کیا۔

"پلیز۔۔۔ یہ بہت بورنگ ڈاکٹر ہیں۔۔۔ انہیں سمجھا دیں کہ اپنی شادی پر اداس نہیں گھومتے۔ میں تو بور ہو گئی ہوں یہاں آ کر۔" اس بچی نے اس انداز سے کہا کہ وہ دونوں ہنس دیے۔

"چل مانو۔۔۔ بھاگو یہاں سے' ورنہ انجکشن تیار کرنے لگا ہوں۔" ارحم نے اسے چپت لگائی۔

"کیوں دھمکا رہے ہیں بچی کو۔۔۔ ٹھیک ہی تو کہہ رہی ہے' کم از کم گھر میں تو اچھی شکل لے کر گھوما کریں۔ شادی ہونے والی ہے آپ کی' کل کو عروج نے یہی شکایت کر دی تو پھر؟ صفا نے اندر کا غبار دھونے کی کوشش کی۔ وہ بس اسے دیکھنے لگا۔

"یہ پھول وہاں واز میں لگا دو اور تم۔۔۔ چلو بھاگو یہاں سے" ارحم نے پھول صفا کو تھما دیے اور پھر بچی سے مخاطب ہوا۔

"میں ان کے ساتھ پھول سجاؤں گی۔۔۔ اور یہ گل دستہ میں نے خود بنایا ہے۔۔۔ یہ فلاور کتنا پیارا ہے نا ڈاکٹر ماموں۔" اس نے صفا کے ہاتھ میں پکڑے ریڈ روز کو نکال لیا۔

"ہوں۔۔۔ بہت پیارا ہے۔۔۔ تھینک یو۔" ارحم نے شرارت سے کہتے ہوئے اس کے ہاتھ سے پھول لے لیا۔۔۔ صفا خالی واز میں پھول سجانے لگی۔ وہ سینے پر ہاتھ باندھے پھول لیے اسے انہماک سے دیکھنے لگا۔۔۔ وہ مانو کے ساتھ ہنستی بولتی پھول سجانے لگی۔ ساتھ ہی باتیں کر رہی تھی۔ ایک لمحے کو ارحم کو اس بات کا شدید احساس ہوا کہ شاید اس کا فیصلہ جلد بازی میں ہو چکا ہے' صفا ان ہزاروں لاکھوں لڑکیوں جیسی نہیں تھی۔۔۔

"ہو گیا۔۔۔" وہ پھول سجا کر پلٹی۔

"اٹس لکنگ ویری نائس۔۔۔ ہے نا ماموں۔"

"ہوں۔۔۔ اب جاؤ جلدی سے اور چائے بنواؤ۔۔۔ یہ چائے ٹھنڈی ہو گئی۔"

"اف۔۔۔" وہ سر جھٹک کر چلی گئی۔

"او کے۔۔۔ ڈاکٹر صاحب میں بھی چلتی ہوں۔ کافی دیر ہو گئی۔"

"او۔۔۔ کے" ڈاکٹر ارحم نے کہا۔ وہ آگے بڑھی تو ارحم اس کے سامنے آ گیا۔

"مجھے کچھ کہنا ہے۔"

ڈاکٹر ارحم کا یہ انداز اس کے لیے نیا تھا۔۔۔ خود اپنی حالت بھی۔۔۔ ڈاکٹر ارحم چند لمحے اس کی آنکھوں میں

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

دیکھتا رہا اور پھر ہاتھ میں پکڑا پھول اس کی طرف بڑھا دیا۔ وہ ہار گیا تھا!

☆ ☆ ☆

جیسے تیسے مروہ اپنے سسرال گئی تو شوکت بیگم نے سکھ کا سانس لیا۔ اسماء بھی اپنے سسرالی رشتہ دار کی شادی میں شرکت کے لیے فیصل آباد گئی ہوئی تھی۔ اب ان کی طرف سے سکون تھا۔ تو تنویر شادی پر زور دے رہا تھا۔ بابا تو تین مہینے بعد کا کہہ رہے تھے مگر وہ اس مہینے کی بات کر رہا تھا۔ اس کا اصرار یہ تھا کہ دھوم دھڑکا کرنے کی ضرورت ہی نہیں نکاح کر کے دلہن کو گھر لے آیا جائے۔

"لیکن ایسی کیا افتاد ٹوٹ پڑی۔ بھگا کر تھوڑی لا رہے ہیں لڑکی کو' اور ویسے بھی بہنیں تو پہلے ہی اس رشتے سے خوش نہیں تھیں۔۔۔ اب اس طرح شادی کرنے پر تو واویلا مچادیں گی۔" شوکت بیگم کو ایک نئی پریشانی نے آلیا۔ ادھر ارحم کی شادی میں چند دن باقی تھے۔۔۔ شرکت ضروری تھی۔ پہلے ہی وہ کسی معاملے میں ان کی کوئی مدد نہیں کروا سکیں۔ اس بات کا انہیں افسوس تھا۔

ڈھولک کی تھاپ اس کے کمرے کی دیواریں توڑ کر سنائی دے رہی تھی۔ طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تھی یہ من بھی کتنا پاگل ہے۔ کبھی ایک بوند کافی ہوتی ہے اور کبھی برستا ابر بھی من کی پیاس نہیں بجھاتا' کانٹا چبھے۔۔۔ درد تو ہوتا ہے۔۔۔ آہ تو نکلتی ہے اس کی خاموش محبت کو قبولیت کی مہر ضرور لگی تھی' مگر درد خود اپنا آپ دکھا ضرور رہا تھا' کبھی شکوہ' کبھی شکر' کبھی شکایت' کبھی عنایت۔۔۔ کبھی اطمینان' کبھی بے چین۔ خرابی طبیعت تو اک بہانہ تھا' جو لمحے انجانے میں اس کی جھولی میں آن گرے تھے ان کے ساتھ وہ کوئی تلخ لمحوں کو دیکھنا نہیں چاہتی تھی۔ ارحم کی شادی شروع ہونے میں صرف دو تین دن باقی تھے اور وہ چاہتی تھی کہ یہ دن اس کی زندگی میں کبھی نہ آئیں۔۔۔ وہ اس عشق کے ساتھ زندگی تو ویران نہیں کرلے گی' مگر بہرحال درد تازہ ہو تو بھی درد۔۔۔ درد ہوتا ہے۔۔۔ وہ تو چاہتی تھی کہ ان دنوں کہیں دور چلی جائے۔۔۔ اور محبت کے جو پیغام اس نے آخری ملاقات میں ڈاکٹر ارحم سے وصول کیے ہیں۔ ان کے بعد ان آنکھوں میں اجنبیت نہ دیکھے' امتحان سے بھی فراغت تھی' فرار کا کوئی راستہ نہیں تھا۔

وہ کمزور لمحے۔۔۔ نہ چاہتے ہوئے بھی وہ سب ہوتا چلا گیا جس کا اس نے سوچا بھی نہیں تھا۔۔۔ اسے خود پر حیرت تھی۔۔۔ وہ ایسا کیسے کر سکتا ہے۔۔۔ کسی اور کے ساتھ کمیٹڈ ہونے کے باوجود۔۔۔ صفا کو اظہار کے پھول کیسے دے سکتا ہے۔۔۔ اظہار تھا یا اقرار؟ جو بھی تھا۔۔۔ اسے بہت پچھتاوا ہو رہا تھا۔۔۔ وہ اسے سامنے پاکر اپنے جذبات پر قابو نہیں رکھ سکا۔۔۔ یا پھر اس کے پیچھے صرف یہ سوچ تھی۔۔۔ کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے اور جانتا ہے کہ صفا بھی اسے پسند کرتی ہے۔" پر اپنی اس سوچ کے اظہار کے لیے۔۔۔ یہ وقت نہیں تھا اور کچھ دنوں میں اسے کمرے میں عروج آجائے گی اور وہ لڑکی جو اس کمرے سے زندگی لے گئی ہے۔ وہ کیا کرے گی اپنے فیصلے پر اس سے پہلے اسے کبھی پچھتاوا نہیں ہوا تھا۔

اس سے پہلے وہ خوش رہنے کی کوشش تو کرتا تھا اور اب جب شادی کے دن آن پہنچے تھے۔ اس کو اسپتال سے گھر آنا اچھا نہیں لگتا تھا۔ گھر میں ڈھولک رکھ لی گئی۔ مگر اس نے ایک بار پھر صفا کو نہیں پایا تھا۔ وہ آج کل فارغ ہے۔۔۔ وہ جانتا تھا اس کے نہ آنے کی وجہ وہ خود ہے۔ وہ یہ بھی جانتا تھا شاید یہی وجہ تھی کہ ڈھولک کی تھاپ اس کے سر میں درد کر رہی تھی۔۔۔ وہ کچھ دیر سکون لینے کی خاطر ٹیرس پر چلا گیا۔ یونہی کھلے آسمان پر دوڑتے بادلوں کے پیچھے آنکھ مچولی کھیلتے چاند کو دیکھتے ہوئے وہ اپنی بکھری سوچوں کو سمیٹنے کی کوشش کر رہا تھا۔ تب ہی اس کی نظر لان میں ٹہلتی صفا پر پڑی' وہ کچھ دیر اسے یونہی دیکھتا رہا۔ ایسے لمحے زندگی میں ہر کسی کو کب نصیب ہوتے ہیں۔ فرصت بھی تنہائی بھی اور دیدار بھی' وہ پوری توجہ سے اسے دیکھنے لگا۔

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

آنی بوا کی طبیعت جب کبھی اچانک خراب ہوئی ... وہ فوراً اسے بلانے آجاتی تھی۔ "ڈاکٹر جلدی چلیے نا..." وہ گھبرائے ہوئے کہتی تو وہ فوراً اس کے ساتھ ہو جاتا۔ جب پہلی بار وہ اسے ملی تھی... تو وہ میڈیکل میں جانے کا خواب دیکھتی تھی... تب وہ نوعمر سی لڑکی تھی۔ اسے ہمیشہ ڈاکٹر کہہ کر بلاتی... زیادہ بات چیت تو ہوتی نہیں... لیکن کبھی جب وہ پوچھتا۔ "صفا کیا بننا چاہتی ہو۔" "تو وہ فوراً" جواب دیتی "ڈاکٹر صفا" وہ ہنس دیتا ہمیشہ اسے فیصلے پر مضبوط رہنے کی نصیحت کرتا ... اور اب اچانک اسے کیا ہو گیا تھا... اس کی سوچ اتنی پسماندہ کیسے ہو گئی؟ وہ خود ایک ڈاکٹر تھا اور ایک ڈاکٹر سے شادی اس لیے نہیں کر رہا تھا کہ وہ اس کے گھر' اس کی ماں کو توجہ نہیں دے پائے گی۔ اس نے صفا کے لیے ایسے کیسے سوچ لیا؟ جبکہ اس کی چھٹی... یا پھر ساتویں حس اسے آگاہ کر چکی تھیں کہ صفا کی آنکھوں میں اس کے لیے پسندیدگی ہے... اس نے اتنی بڑی بات کیسے نظر انداز کر دی؟" خود اپنی ہی عدالت میں وہ کٹہرے میں کھڑا تھا۔ اس کے پاس اپنے کسی سوال کا جواب نہیں تھا... مضطرب ہو کر اس نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا... صفا گلان سے جا چکی تھی' اس نے چہرہ اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا' بارش کی چند بوندیں اس کے چہرے پر گریں... چاند بادلوں میں کہیں کھو گیا تھا۔

ہے تیرے اختیار میں تو یہ معجزہ کر دے
وہ شخص میرا نہیں تو اسے میرا کر دے

☆ ☆ ☆

"امی... آپ کے پاس کہاں رکھے ہیں دو لاکھ روپے جو زیرک بھائی نے منہ کھول کر مانگ لیے؟" تنویر تو امی کے منہ سے پیسے مانگنے کا سن کر تپ ہی گیا۔ وہ سخت پریشان بیٹھی تھیں۔

"کہہ رہا ہے کہیں سے بھی ارینج کر دیں' سخت ضرورت آن پڑی ہے... ورنہ پھر اسماء کا زیور بیچنا پڑے گا۔"

"یہ دھمکی ہے یا بلیک میلنگ... ہم کہاں سے یوں اچانک ارینج کر دیں؟ گھر میں دبا کر رکھیں ہیں کیا؟" وہ بھڑک کر بولا۔

"اب تم یہ غصہ ماں کو کیوں دکھا رہے ہو؟ داماد ہے وہ... ایسے کیسے منہ اٹھا کر منع کر دیں۔" آنی بوا نے اسے ٹوکا۔

"تو کہاں سے دیں گے دو لاکھ... میری شادی کے لیے تو ایک روپیہ نہیں نکل رہا تھا... اور اب دو لاکھ ارینج کرنے کا سوچا جا رہا ہے...؟" وہ کچھ اور بگڑ گیا۔

"تنویر بیٹا... یہ وقت ان باتوں کا نہیں ہے' ذرا تحمل سے سوچو' اتنے سال ہو گئے اسماء کی شادی کو... کبھی کسی چیز کی تمنا نہیں کی اس نے اور اگر اب پیسے مانگ رہا ہے... وہ بھی ادھار تو لوٹا ہی دے گا نا..." آنی بوا نے اسے سمجھانے کی کوشش کی۔ شوکت بیگم کو تو فی الوقت کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا۔

"ادھار... ایک بار جانے دیں دو لاکھ ان کی جیب میں' دوبارہ شکل نہیں دیکھیں گی پیسوں کی... لڑکی والے ہیں واپسی کا مطالبہ کیسے کر سکتے ہیں؟" اس کے غصے میں کمی نہیں آئی تھی۔

"میاں تم تو چپ رہو... بلکہ جاؤ یہاں سے بجائے مسئلے کا حل نکالنے کے تم لگے ہو تیکھی تو کیلی سنانے..." آنی بوا نے ایک بار پھر اسے ٹوکا۔ وہ بھنا کر رہ گیا۔

"اگلے مہینے... صفا کی ہاؤس جاب کے لیے بھی پیسے چاہئیں۔" اس نے یاد دلایا۔

"اور ایک بات میں صاف کہے دے رہا ہوں... وہ رباب کے ابا رشتہ چھوڑنے کا سوچ رہے ہیں۔ انہیں کوئی اور امیر لڑکا نظر آ رہا ہے... اسی لیے میں شادی کے لیے جلدی مچا رہا تھا۔ مگر آپ کے تو مسائل ختم ہوتے نظر نہیں آ رہے اور میں رباب کے علاوہ کسی سے شادی نہیں کروں گا... چاہے مجھے کورٹ میرج کرنا پڑے۔" اس کی اتنی تیزی سے کہی بات آنی بوا اور شوکت بیگم پر بم بن کر گری۔

"کیوں...؟" شریف لوگوں کے تو یہ طور طریقے نہیں ہوتے۔" شوکت بیگم صدمے سے باہر نکلیں...

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

"ماں... جیسے آپ کی مجبوریاں ختم ہونے کا نام نہیں لیتیں' ویسے کسی اور کی بھی... تیرہ' پندرہ ہزار کی تنخواہ پر میں۔" وہ جانے کیا کہنے جارہا تھا کہ یکدم چپ ہوگیا بابا جان اور صفا اندر داخل ہو رہے تھے۔ وہ رکا نہیں وہاں سے چلا گیا۔

"اسے کیا ہوا؟" صفا کو ایک لمحے کی دیر نہیں ہوئی اندازہ کرنے میں کہ کوئی بہت سیریس مسئلہ چل رہا تھا ...

"کچھ نہیں..." شوکت بیگم پانی لینے چلی گئیں۔

"کیا ہوا آنی بوا... آپ لوگ کچھ پریشان لگ رہے ہیں؟ بابا جان نے بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

اور اتنی پریشانیاں... آنی بوا انہیں سہار سکتی تھیں۔

☆ ☆ ☆

اگلے دن... عجیب سا موسم تھا... سورج کی آنکھ مچولی' کبھی یونہی بادل' سورج کی کرنوں کی پروانہ کرتے ہوئے بوندیں برسانے لگتے' اور کبھی... سورج کی تپش سے زمین کا ہر کونہ چمک اٹھتا' کبھی کبھی ایسے بے اعتبار سے موسم سے کتنی کوفت ہوتی ہے اور کبھی دھوپ میں برستی بارش من کو دھو کر ایک نئی تاب دے دیتی ہے... کبھی دل مچلتا ہے... تو کبھی تھپک کر سلائے گئے بچے کی طرح پرسکون ہو جاتا ہے۔ کچھ ایسا ہی سکون صفا محسوس کر رہی تھی حالانکہ... مسئلے مسائل تھے کہ ختم ہونے کا نام نہیں لے رہے تھے۔

ساتھ ہی ساتھ برابر میں بجتی ہوئی شہنائی اسی سنائی نہیں دے رہی تھی۔ من جیسے ہر طرف سے پہلو بدل گیا تھا' شام کو مہندی کی رسم تھی اور اسے جانا ہی تھا۔ امی نے مروہ اور اسماء کو بھی آنے کا کہا تھا مگر اسماء نے تو منع کر دیا تھا جبکہ... مروہ کے اپنے سسرال میں کوئی فنکشن تھا' یہاں تنویر الگ خراب موڈ لیے گھوم رہا تھا۔ بابا جان داماد کے لیے دو لاکھ ارینج کرنے کی پریشانی میں مبتلا تھے' تو امی کو تنویر کی بروقت شادی کی فکر کھائے جارہی تھی۔ اگر واقعی اس نے کورٹ میرج کر لی تو... اس کی دھمکی سے فی الحال بابا جان لاعلم تھے۔

امی نے تو فون کرتے مروہ سے بھی ادھار پیسوں کا تذکرہ کیا کہ شاید اسامہ کی طرف سے مل جائیں' خود اس کے پاس ایک لاکھ رکھے تھے' وہی دینے کی حامی بھری' امی کے لیے یہ بھی بہت تھا... بیٹی لاکھوں کا زیور مشکل وقت میں کوڑیوں کے بھاؤ بیچ دے' انہیں گوارا نہیں تھا' کچھ اسی طرح کرتے... ڈیڑھ لاکھ زیرک کو سونپا... جس نے جلدی لوٹانے کا وعدہ کیا... پر وہ وعدہ ... اور داماد' وفا کرے۔

پھر رات اچانک وہ ہوا... جس کا کبھی کسی نے خواب میں بھی نہیں سوچا تھا... سب لوگ مہندی کی رسم پر جانے کی تیاری کر رہے تھے... تنویر اور بابا جان تو کہیں باہر گئے تھے۔ گھر کی خواتین... تیاری کر رہی تھیں جب دروازے پر بیل ہوئی' گہنے کانوں میں بندے پہنتے ہوئے وہ دروازہ کھولنے گئی۔ تو سامنے... فرحت بیگم کھڑی تھیں۔ گھر کے ہی سادہ کپڑوں میں۔

"میں بہت آس لے کر آئی ہوں شوکت بہن۔" روتے ہوئے فرحت بیگم کی آواز سنائی دی... آنی بوا اور شوکت بیگم کو حیرت کا بت بنے بیٹھی تھیں۔ ان کی ہونے والی بہو "عروج بیگم" گھر سے بھاگ گئی تھیں۔ وہ کسی اور کو پسند کرتی تھی۔ ماں باپ نے زبردستی رشتہ طے کر دیا اور اب جب شادی کا دن آن پہنچا تو گھر سے بھاگ گئی... ماں باپ جانے کہاں سے ڈھونڈ کر لائے اور اب اسی لڑکے سے شادی کروا رہے تھے۔ فرحت بیگم سے بہت معذرت کر لی تھی پھر ان لوگوں کی معذرت ان کے دل کے خون ہونے سے نہیں روک سکی۔ وہ سخت دلبرداشتہ تھیں۔ "گھر میں مہمان موجود تھے... کارڈز تقسیم ہو چکے تھے۔ آج مہندی کی رسم ہونا تھی... وہ لوگ اپنی کسی اور بیٹی کا رشتہ دے رہے تھے لیکن فرحت بیگم نے منع کر دیا۔

"آپ صفا کو میری بہو بنا دیں۔" وہ ہاتھ پھیلائے آنسوؤں میں کہہ رہی تھیں... کمرے میں بیٹھا ہر شخص بے یقینی میں مبتلا تھا اور کمرے سے باہر دروازے کی اوٹ میں کھڑی صفا بے یقینی کی آخری حدوں کو چھو رہی تھی۔

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

نہیں سوچا تھا کہ زندگی کی کایا یوں پلٹ جائے گی' جہاں عروج کو آنا تھا... وہاں' صفا بیٹھی ہوگی... نہیں شاید وہ صفا کی جگہ پر کسی اور کو لانے کی غلطی کر رہا تھا' اس نے رک کر صفا کو دیکھا۔ وہ حسن مجسم' اس وقت دنیا کی سب سے حسین لڑکی لگ رہی تھی... وہ دھیرے سے مسکرایا۔ اس کی بے چینی' قرار میں بدل گئی' ان نگاہوں کی تپش میں کوئی ایسی بات ضرور تھی کہ جسے صفا نے محسوس کرتے ہوئے نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھا ... اور یہ پھر کبھی نہ لوٹ کر آنے والا لمحہ' ٹھہر گیا... وہ نگاہیں جکڑی گئی تھیں۔ ارحم کھنچتا ہوا اس کے پاس چلا آیا۔

"ویلکم..." ویلکم ان مائی لائف۔" اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے وہ محبت سے چور لہجے میں بولا۔

"اینڈ... تھینکس۔ تھینکس' میری زندگی میں آنے کے لیے... تھینکس... میرے کمرے میں بہار لانے کے لیے... اینڈ تھینکس... مجھے خوش نصیب..." وہ شرارت سے مسکراتا ہوا کچھ اور کہنے والا تھا... جب صفا نے اپنا ہاتھ پیچھے ہٹایا... اس کا چہرہ شرم سے سرخ اور ہاتھوں میں لرزش تھی۔ یہ زندگی کا انجام نہیں ہے... شاید ایک کہانی کا ہو' سچائی کچھ اور ہے۔

یہ خواب ناک سے منظر!
یہ دلفریب لمحے
یہ کھنکتی مسکراہٹیں
یہ نئی زندگی کی نرم گرم سانسیں
لمحوں میں دھڑکتی ہیں

ان لمحوں کے قیام کی شاید کوئی حد نہیں... نوعیت بدل جائے تو زندگی کا آنے والا ہر لمحہ خوب صورت ہوتا ہے... انسان خوابوں کو حقیقت کا پہناوا ہی سمجھتا ہے ... اب اس پہناوے کے رنگ کیسے ہوں گے' یہ تو مقدر لکھنے والا ہی جانتا ہے... اک حقیقت تو یہ بھی تھی... کہ شوکت بیگم کی زندگی میں آنے والے مسائل کا سرکل ایسے ہی چلتا جا رہا تھا' تین بیٹیوں کی شادی کے بعد ایک اکلوتی بہو بھی گھر آگئی تھی' زندگی کا جو رنگ یہاں چل رہا تھا وہ کچھ اور دیر تک چلنا تھا... شاید یہی زندگی ہے۔ انسان پیدا ہوتے ہی ایک معمول میں مصروف ہے۔ وقت اور عمر کے ساتھ معمولات بدل جاتے ہیں مگر مصروفیات ختم نہیں ہوتیں... اپنی بیٹیوں کو تو یہ سبق پڑھا کر بھیجا تھا کہ جہاں بیاہ کر جانا... اسی رنگ میں رنگ جانا' اسی گھر کو اپنا گھر بنا لینا' کبھی کبھی اپنا یہ پڑھایا گیا اصول انہیں خود بہت تکلیف دے گیا... مگر آنے والی ایک اکلوتی بہو نے کچھ اور نئے سبق اور اصول بھی پڑھا دیے۔

کچھ انسانوں کی زندگی میں تھکن کبھی ختم نہیں ہوتی... ایک ماں کی تو کبھی نہیں... کبھی اپنی اولاد کو سکھانا پڑھانا پڑتا ہے... اور کبھی گھر بنائے رکھنے کے لیے بہت کچھ خود سیکھنا پڑتا ہے... یہ سفر نا تمام ہے ۔اس کا کوئی اختتام نہیں۔

صفا شادی کے بعد تعلیم جاری رکھے ہوئے تھی۔ وہ ارحم کے ساتھ ہی اس کے ہاسپٹل میں ہاؤس جاب کر رہی تھی۔ فرحت بیگم بھی اس سے بہت خوش تھیں۔ ماں کے ہاں پڑھانے جانے والا سبق تھوڑا طویل تھا... مگر آج بہنوں سے سیکھی گئی غلطیاں دہرائے بنا وہ خوش تھی..."

اسماء اور مروہ کے وہی جھمیلے تھے... انہیں عادت ہو گئی تھی۔ اپنے ہر مسئلے کا بوجھ "اماں" کے گھر اٹھا لانے کا۔

نئی آنے والی بہو بیگم... بہت نازک اندام تھی' اسے ایک نہیں کئی کام والیوں کی ضرورت تھی۔ کپڑے دھونے' استری کرنے' برتن' صفائی اور بہت سارے لوگوں کا کھانا... بنانا ابھی سیکھنا باقی تھا' شوکت بیگم کی محنت ابھی ختم نہیں ہوئی تھی۔ شاید ایک ماں کی تھکن کبھی ختم نہیں ہوتی۔ "فرض" کے نام پر وہ کبھی کبھار اپنے وہ حق بھول جاتی ہے جو اس کی اولاد کی طرف سے ملنے چاہیے... اور ان میں سب سے بڑا حق عزت کے بعد سکون ہے... جو نصیب سے ملتا ہے۔"

☆

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY